

رمضان کورس

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ



مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

نام کتاب: رمضان کورس
مرتب: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ
ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا
تاریخ: فروری-2021ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا اور احناف میڈیا سروسز کی طرف سے اس کتاب کو دینی اور دعوتی مقاصد کے لیے شائع اور تقسیم کرنے کی عام اجازت ہے، بشرطیکہ کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے اور اشاعت سے قبل اجازت لے لی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

سبق نمبر 1 ----- 1

1 ----- استقبالِ رمضان - 1:

1 ----- فضائلِ زکوٰۃ:

2 ----- ترکِ پرو عید:

2 ----- نصاب:

3 ----- صاحبِ نصاب:

3 ----- زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟

4 ----- زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط:

4 ----- رمضان کا چاند دیکھنے کی دعا:

5 ----- سورۃ الفاتحہ - 1:

سبق نمبر 2 ----- 6

6 ----- استقبالِ رمضان - 2:

7 ----- مصارفِ زکوٰۃ:

7 ----- پہلا اور دوسرا مصرف: فقراء اور مساکین

7 ----- تیسرا مصرف: عاملینِ زکوٰۃ

7 ----- چوتھا مصرف: مولفۃ القلوب

- 8 ----- پانچواں مصرف: غلام
- 8 ----- چھٹا مصرف: مقروض
- 8 ----- ساتواں مصرف: فی سبیل اللہ
- 8 ----- آٹھواں مصرف: ابن سبیل
- 8 ----- زیورات پر زکوٰۃ
- 10 ----- کسی بھی قسم کی تکلیف اور درد کی دعا:
- 10 ----- سورۃ الفاتحہ -2:

سبق نمبر 3 ----- 11

- 11 ----- سحری:
- 11 ----- مقدار خوراک:
- 11 ----- اچھے اور مناسب کھانے:
- 11 ----- نیت:
- 12 ----- پر اپرٹی پر زکوٰۃ:
- 13 ----- زکوٰۃ کس کو نہیں دے سکتے:
- 14 ----- زکوٰۃ کس کو دے سکتے ہیں:
- 14 ----- زکوٰۃ کا بہترین مصرف:
- 14 ----- کاروباری قرضے:
- 15 ----- طویل المیعادی قرضے:
- 15 ----- گھر سے نکلنے کی دعا:
- 16 ----- آیت الکرسی:

سبق نمبر 4 ----- 17

- 17 ----- افطاری:
- 17 ----- بہتر کھانے:
- 17 ----- مسنون دعائیں:
- 18 ----- زکوٰۃ کا حساب کیسے کریں:
- 18 ----- قابل زکوٰۃ اشیاء اور اثاثہ جات:
- 20 ----- مالیاتی ذمہ داریاں:
- 21 ----- سال گزرنے سے مراد:
- 22 ----- وضو کے شروع کی دعا:
- 22 ----- وضو کے درمیان کی دعا:
- 23 ----- وضو کے آخر کی دعا:
- 23 ----- سورۃ الفیل:

سبق نمبر 5 ----- 24

- 24 ----- رمضان کے تین عشرے:
- 25 ----- قضا اور کفارہ؛ تعریف، فرق اور وجوب:
- 27 ----- نیا پھل دیکھنے اور کھانے کی دعا:
- 27 ----- سورۃ قریش:

سبق نمبر 6 ----- 28

- 28 ----- عباداتِ رمضان:

- روزے کی نیت: ----- 29
- جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: ----- 30
- بیت الخلاء جانے کی دعا: ----- 32
- بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا: ----- 32
- سورۃ الماعون: ----- 33

سبق نمبر 7 ----- 34

- تہجد: ----- 34
- وقت تہجد: ----- 34
- تعداد رکعات تہجد: ----- 34
- روزہ ٹوٹ جاتا ہے / کفارہ نہیں: ----- 35
- مسجد میں داخل ہونے کی دعا: ----- 37
- مسجد سے نکلنے کی دعا: ----- 37
- سورۃ الکوثر: ----- 38

سبق نمبر 8 ----- 39

- اشراق: ----- 39
- قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں: ----- 40
- فدیہ: ----- 41
- عدم طاقت اور کفارہ کے فدیہ میں فرق: ----- 41
- کھانا کھاتے وقت کی دعا: ----- 42
- درمیان میں یاد آئے تو: ----- 42

42 ----- کھانا کھانے کے بعد کی دعا:

43 ----- سورۃ الکافرون:

سبق نمبر 9 ----- 44

44 ----- چاشت:

44 ----- تعداد رکعات نماز چاشت:

45 ----- دورانِ اذان کھانا پینا:

46 ----- غلط فہمی کا ازالہ:

46 ----- مسافر، مریض اور حاملہ کا روزہ:

47 ----- روزہ چھوڑنے کی گنجائش کن صورتوں میں ہے:

48 ----- آمینہ دیکھنے کی دعا:

48 ----- سورۃ النصر:

سبق نمبر 10 ----- 49

49 ----- اوایین:

49 ----- روزہ میں خون، انجکشن، ڈرپ اور انہیلر:

49 ----- خون دینا:

50 ----- خون لگوانا:

50 ----- سیمپل دینا:

50 ----- انجکشن لگوانا:

50 ----- طاقت کے لیے انجکشن:

50 ----- ڈرپ:

- 51 ----- روزہ میں انہیلر استعمال کرنا:
- 51 ----- روزہ کے متفرق مسائل:
- 52 ----- مصیبت اور پریشانی دور کرنے کی دعا:
- 52 ----- سورۃ اللہب:

سبق نمبر 11 ----- 53

- 53 ----- ممنوع اوقات:
- 53 ----- مکروہ اوقات:
- 53 ----- تراویح:
- 53 ----- تراویح میں رکعات ہیں:
- 54 ----- حضرت عمر رضی اللہ کے دور میں شروع کیے جانے والے کام:
- 54 ----- تراویح اور تہجد میں فرق:
- 54 ----- تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا
- 55 ----- نابالغ کی امامت:
- 55 ----- تراویح کی اجرت، امام صاحب کو ہدیہ:
- 56 ----- تسبیح تراویح:
- 56 ----- ہر قسم کے مرض سے شفاء حاصل کرنے کی دعا:
- 56 ----- سورۃ الاخلاص:

سبق نمبر 12 ----- 57

- 57 ----- صلوٰۃ التسبیح:
- 58 ----- مسائل:

59 ----- وتر واجب ہیں:

59 ----- وتر تین رکعات ہیں:

59 ----- دعائے قنوت:

60 ----- دعائے قنوت رکوع سے پہلے:

61 ----- ہر مریض پر پڑھنے کے لیے مسنون دم:

61 ----- سورة الفلق:

سبق نمبر 13 ----- 62

62 ----- تلاوت قرآن:

63 ----- صدقہ کی اقسام:

63 ----- صدقۃ الفطر:

63 ----- صدقۃ الفطر کا نصاب:

64 ----- ادائیگی کا وقت:

64 ----- صدقہ فطر کی مقدار:

65 ----- صدقہ فطر کے متفرق مسائل:

66 ----- نکاح کی مبارک باد:

66 ----- سورة الناس:

سبق نمبر 14 ----- 67

67 ----- سجدہ تلاوت:

67 ----- شرائط:

67 ----- سجدہ تلاوت کا صحیح طریقہ:

- 68 ----- اعتکاف کی تعریف:
- 68 ----- فضائل اعتکاف:
- 68 ----- ایام اور وقت:
- 69 ----- اعتکاف سنت:
- 69 ----- مسائل اعتکاف سنت:
- 71 ----- خوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھیں:
- 71 ----- ناخوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھیں:

سبق نمبر 15 ----- 72

- 72 ----- طاق راتیں / لیلۃ القدر:
- 73 ----- لیلۃ القدر کون سی رات ہے؟
- 73 ----- لیلۃ القدر کی مخصوص دعا:
- 73 ----- لیلۃ القدر میں ان کاموں سے بچیں:
- 74 ----- اعتکاف کی حالت میں جائز کام:
- 74 ----- اعتکاف کے ممنوعات و مکروہات:
- 75 ----- خواتین کا اعتکاف:
- 76 ----- دودھ پینے کے بعد کی دعا:

سبق نمبر 16 ----- 77

- 77 ----- قضائے عمری:
- 78 ----- اعتکاف کی حالت میں غسل واجب ہونا:
- 78 ----- صفائی یا ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا:

- 79 ----- وضو کرنے کے لیے:
- 79 ----- کھانے پینے کی ضروری اشیاء باہر سے لانے کے لیے:
- 80 ----- جمعہ کی نماز کے لیے:
- 80 ----- اذان دینے کے لیے:
- 80 ----- مزید چند مسائل:
- 81 ----- موبائل، اخبارات کا استعمال:
- 81 ----- جزیئر چلانے کے لیے مسجد سے نکلنا:
- 81 ----- اعتکاف کورس کتاب:
- 82 ----- کپڑے اتارنے کی دعا

سبق نمبر 17 ----- 83

- 83 ----- دوسروں کو افطار کروانا:
- 84 ----- عید کیسے گزاریں:
- 85 ----- مہمان کھانا کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعا دے

سبق نمبر 18 ----- 86

- 86 ----- لیلۃ الجائزہ / چاند رات:
- 86 ----- عید کی تیاری:
- 87 ----- نماز کا طریقہ، تکبیرات:
- 87 ----- خواتین کا عید گاہ جانا:
- 88 ----- بارش مانگنے کی دعا:
- 88 ----- جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھیں:

88 ----- بارش کے بعد کی دعا:

سبق نمبر 19 ----- 89

89 ----- ایک غلط فہمی کا ازالہ:

91 ----- سخاوت:

92 ----- سواری پر سوار ہونے کی دعا:

92 ----- دوران سفر تکبیر و تسبیح:

92 ----- دوران سفر کسی جگہ ٹھہریں تو یہ دعا پڑھیں:

92 ----- سفر سے واپسی کی دعا:

سبق نمبر 20 ----- 93

93 ----- شوال کے چھ روزے:

93 ----- چند مسائل:

94 ----- رمضان المبارک کے علاوہ فضیلت والے روزے:

94 ----- ممنوع روزے:

94 ----- سونے جاگنے کی دعائیں اور آداب

پیش لفظ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ آمَنَّا بَعْدُ!

ایک اچھا مسلمان عمر کے کسی بھی حصے میں پہنچ جائے، وہ طالب علم ہی رہتا ہے۔ رمضان المبارک کی عبادات اور اہم مسائل پر مشتمل اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس اہم مہینے کے متعلق مسائل کو سیکھ کر عمل کرنے والے بنیں اور یہ کورس دینی علوم سیکھنے کے لیے ایک ایسا دروازہ ثابت ہو جو عمل کی شاہراہ پر چلاتے ہوئے ہم سب کو جنت تک لے جائے۔

رمضان المبارک نیکوؤں کا موسم بہار ہے۔ اس مبارک مہینے میں شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں اور مسلمان اپنی عبادات زیادہ ذوق و شوق سے بجالاتے ہیں۔ دین پر عمل کرنے کے لیے دین کا علم حاصل کرنا لازمی ہے۔ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے زیر انتظام مختلف کورسز مثلاً صراط مستقیم کورس، اعتکاف کورس وغیرہ، کتابیں اور سیکھنے سکھانے کی ترتیبات چل رہی ہیں۔ زیر نظر کورس اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے، اساتذہ کرام، مرکز کے تمام اراکین، معاونین، محبین اور پڑھنے والے خواتین و حضرات کے لیے صدقہ جاریہ بنائیں۔
آمَنِينَ بِحَاجَةِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ أَجْمَعِينَ.

والسلام؛ محتاج دعا

مسریاس کھن

10- جمادی الثانی- 1442ھ

بمطابق 24- جنوری- 2021ء

سبق نمبر 1

استقبالِ رمضان - 1:

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجب کے مہینے سے ماہ رمضان کی تمنا شروع فرماتے اور یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

شعب الایمان: 3534

اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو ماہ پہلے اس مبارک مہمان رمضان کا استقبال فرماتے۔ اور جو نہی شعبان کی آخری رات آتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع فرماتے اور ان کے سامنے رمضان المبارک کی اہمیت، افادیت، خصوصیت اور امتیازی حیثیت کا دلآویز تذکرہ فرماتے۔

آئیے ہم بھی اپنے اس مہمان مہینے کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اپنے دلوں میں عبادات کا شوق پیدا کریں، روزمرہ کی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ بچوں اور گھروالوں کو رمضان کا شوق دلائیں۔

فضائلِ زکوٰۃ:

زکوٰۃ ایک فرض عبادت اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اصل مقصد اللہ کی اطاعت ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی باقی مال میں برکت، اضافے اور پاکیزگی کا سبب بنتی ہے۔ اس لیے زکوٰۃ کو ذوق و شوق سے ادا کرنا چاہیے۔

ترک پرو عید:

سورة التوبہ آیت نمبر 34-35 میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لیے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کما حقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔ اُن کے لیے بڑے سخت الفاظ میں عذاب کی خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

جو لوگ سونا و چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں نکالتے) تو اے نبی آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ - أَوْ قَالَ: الزَّكَاةُ - مَالًا إِلَّا أَفْسَدَتْهُ

مجمع الزوائد: 4341

جب مال میں زکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے (یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کی گئی یا پوری زکوٰۃ نہیں نکالی بلکہ کچھ زکوٰۃ نکالی اور کچھ رہ گئی) تو وہ مال انسان کے لیے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے۔

لہذا اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایک ایک روپے کا صحیح حساب کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

نصاب:

ساڑھے باون تولے یعنی 612.36 گرام چاندی یا ساڑھے سات تولے یعنی 87.5 گرام سونے کو نصاب کہا جاتا ہے۔

صاحبِ نصاب:

ساڑھے باون تولے یعنی 612.36 گرام چاندی یا ساڑھے سات تولے
تولے یعنی 87.5 گرام سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر پیسے یا سامانِ
تجارت جس شخص کے پاس موجود ہے اور اُس پر ایک سال گزر گیا ہے تو اُس کو صاحبِ
نصاب کہا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟

ہر وہ عاقل بالغ مسلمان جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی یا
ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت کے برابر نقدی، چاندی، سونا یا مال تجارت موجود
ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولہ پر زکوٰۃ واجب ہوتی
ہے۔ اگر کچھ نقد رقم، کچھ مال تجارت اور کچھ چاندی ہو یا ان میں سے کوئی دو چیزیں
ہوں اور ان کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ
واجب ہوگی۔

جس دن آپ کی ملکیت میں مذکورہ نصاب کے برابر پیسے آجائیں وہ دن آپ
کے لیے زکوٰۃ کا دن ہے۔ اگر یاد نہ ہو تو پھر ہجری سال کی کوئی تاریخ مقرر کر لیں اور ہر
سال اسی تاریخ کو حساب کیا کریں۔ درمیان سال میں پیسے آتے جاتے رہیں تو اس سے
کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مقرر کردہ تاریخ کو آپ کی ملکیت میں جتنا مال موجود ہے اس پر
زکوٰۃ واجب ہوگی۔ کل مال کا چالیسویں حصہ یا اڑھائی پرسنٹ 2.5% زکوٰۃ کی مد میں دینا
فرض ہے۔

زکوٰۃ ایڈوانس میں بھی دے سکتے ہیں اور بعد میں بھی دی جاسکتی ہے۔ بس یہ
ذہن میں رکھیں کہ جس تاریخ کو زکوٰۃ کا حساب کرنا ہے وہ تاریخ تبدیل نہ ہو۔ ہر سال
اسی تاریخ کو حساب کر لیا کریں۔

نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ لڑکی کے بالغ ہونے کی کم از کم عمر 9 سال اور لڑکے کی 12 سال ہے۔ اس عمر میں پہنچنے کے بعد جب بلوغت کی علامات ظاہر ہوں، انہیں بالغ سمجھا جائے گا۔ اگر بلوغت کی علامات ظاہر نہ ہوں تو قمری سال کے اعتبار سے 15 سال کے بعد لڑکے اور لڑکی کو بالغ سمجھا جائے گا اگر اس سے پہلے بلوغت کی علامات ظاہر ہو جائیں تو جب علامات ظاہر ہوں اس وقت بالغ سمجھے جائیں گے۔

زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط:

زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط درج ذیل ہیں:

❖ اسلام

❖ بلوغ

❖ عقل

❖ نصاب

ہر آدمی کا زکوٰۃ کا حساب الگ ہوتا ہے؛ خاوند کا الگ، بیوی کا الگ، ماں کا الگ، بیٹی کا الگ... گھر میں ہر آدمی کا زکوٰۃ کا حساب الگ الگ ہوتا ہے۔ جو جو صاحب نصاب ہو گا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

رمضان کا چاند دیکھنے کی دعا:

جو نہی ماہ رمضان کے چاند کو دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِهْلِهٖ عَلَيْنَا بِالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَلِمَا تُحِبُّ
رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

سنن الترمذی: 3451

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، خیریت اور سلامتی والا کر دیجیے

اور ہمیں اس عمل کی توفیق دیجیے جو آپ کو پسند اور مرغوب ہو۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

یہ دعا ہر مہینے کے نئے چاند کو دیکھ کر پڑھنا ثابت ہے۔

سورۃ الفاتحہ - 1:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْزُ ﴿۴﴾

ترجمہ:

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ تمام تعریفیں
اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو سب سے بڑا مہربان ہے۔ جو
قیامت کے دن کا مالک ہے۔ {اے اللہ} ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے
مدد مانگتے ہیں۔

سبق نمبر 2

استقبالِ رمضان - 2:

رمضان المبارک آجائے تو درج ذیل امور کا اہتمام کریں:

- باجماعت نماز ادا کریں، نفل نمازوں اور تلاوت کا اہتمام کریں۔
- مستند علماء کے دروس القرآن کے حلقوں میں شرکت کریں۔
- زبان، آنکھ، دل، تمام اعضاء کو گناہوں اور بری سوچوں سے بچائیں۔
- صلہ رحمی کریں۔
- صدقہ و خیرات کریں۔
- ٹی وی، کیبل اور سوشل میڈیا سے حتی الامکان بچیں۔
- ملازمین اور اہل خانہ سے نرمی کا برتاؤ کریں، کام کا بوجھ کم سے کم رکھیں۔
- صاحبِ حیثیت ہیں تو رمضان میں عمرہ ادا کریں، اس کا ثواب حج جیسا ہے۔
- باہمی لڑائیاں، کدورتیں ختم کر کے اللہ کی رضا کے لیے ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔
- سنت تراویح پندرہ رکعت مکمل پڑھیں۔
- اعتکاف کریں۔ اگر ممکن ہو تو اپنے شیخ کی صحبت میں اعتکاف کریں۔ خواتین اپنے گھر کے ایک حصے کو اعتکاف کے لیے مختص کر لیں۔
- سنی سنائی باتیں آگے نقل نہ کریں۔
- صرف مستند علماء کرام کے زیر نگرانی چلنے والے پیجز اور چینلز کی ویڈیوز اور پوسٹس ہی دیکھیں اور فارورڈ کیا کریں۔

مصارفِ زکوٰۃ:

آٹھ مصارف میں زکوٰۃ خرچ کرنا واجب ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسْكِينِ وَ الْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ
فِي الرِّقَابِ وَ الْغَرَمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ

التوبة: 60

ترجمہ: صدقات (واجبہ، زکوٰۃ) تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور زکوٰۃ جمع کرنے والے عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور غلام آزاد کرنے میں اور قرض ادا کرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر پر خرچ کرنے کے لیے ہیں۔

پہلا اور دوسرا مصرف: فقراء اور مساکین

❖ فقیر وہ ہوتا ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

❖ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ مال ہو لیکن بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی نہ ہو۔

یہ دونوں زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

تیسرا مصرف: عاملین زکوٰۃ

وہ لوگ جنہیں زکوٰۃ جمع کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی تنخواہوں کی ادائیگی زکوٰۃ کی رقم سے کی جاسکتی ہے۔

چوتھا مصرف: مولفۃ القلوب

نو مسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے۔

پانچواں مصرف: غلام

غلام آزاد کروانا۔

چھٹا مصرف: مقروض

مقروض کو قرض کی ادائیگی یا دیگر ضروریات کے لیے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

ساتواں مصرف: فی سبیل اللہ

فی سبیل اللہ سے اصل مراد مجاہدین ہیں۔ "سبیل اللہ" میں یہ بھی شامل ہے کہ جو شخص دینی علم حاصل کرنے کے لیے مکمل طور پر وقت دے، تو اسے بھی جیب خرچ، کپڑے، کھانا، پینا، رہائش اور کتب وغیرہ لے کر دی جاسکتی ہیں۔

آٹھواں مصرف: ابن سبیل

اس سے مراد مسافر ہے، یعنی ایسا مسافر جس کے پاس زادِ راہ ختم ہو چکا ہے، تو اسے اپنی ضروریات پوری کرنے یا اپنے علاقے تک پہنچنے کے لیے زکوٰۃ سے امداد دی جاسکتی ہے۔

زیورات پر زکوٰۃ:

خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور علماء، وفقہاء اور محدثین، قرآن و سنت کی روشنی میں عورتوں کے سونے یا چاندی کے استعمالی زیور پر وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں، اگر وہ زیور نصاب کے مساوی یا زائد ہو اور اس پر ایک سال بھی گزر گیا ہو۔ قرآن و سنت کے عمومی احکام میں سونے یا چاندی پر بغیر کسی استعمالی یا غیر استعمالی شرط کے زکوٰۃ واجب ہونے کا ذکر ہے اور ان آیات و احادیث شریفہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے پر سخت ترین وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ متعدد آیات

واحادیث میں یہ عموم ملتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

سورۃ توبہ آیت 34

ترجمہ: اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے
راستے میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) انہیں دردناک عذاب کی خبر
دیجیے۔

اس آیت میں عمومی طور پر سونے یا چاندی پر زکوٰۃ کی عدم ادائیگی پر
دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے خواہ وہ استعمالی زیور ہوں یا تجارتی سونا و چاندی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

دَخَلْتُ أَنَا وَخَالَتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا أُسُورَةٌ مِنْ ذَهَبٍ
فَقَالَ لَنَا أَتُعْطِيَانِ زَكَاتَهُ قَالَتْ فَقُلْنَا لَا قَالَ أَمَا تَخَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَ كُفَمَا اللَّهُ
أُسُورَةً مِنْ نَارٍ أَدْيَا زَكَاتَهُ.

مسند احمد: 27614

میں اور میری خالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئیں، ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دریافت فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ڈرتی نہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے
آگ کے کنگن تمہیں پہنائے؟ لہذا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ خواتین کے استعمال کے زیورات پر بھی زکوٰۃ

فرض ہے۔

کسی بھی قسم کی تکلیف اور درد کی دعا:

جسم میں اگر کسی جگہ درد ہو تو اس جگہ پر ہاتھ رکھیں اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھیں، پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاطِرُ

میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے مجھے خوف پہنچا ہے۔

مسلم: 5867

سورة الفاتحه - 2:

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۚ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٢﴾

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔ ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

سبق نمبر 3

سحری:

سحری کرنا سنت ہے۔ سحر رات کے آخری چھٹے حصے کو کہتے ہیں۔ اس میں تاخیر مسنون ہے لیکن اتنی تاخیر نہ کریں کہ اذانِ فجر کا وقت بالکل قریب آجائے۔
عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

بخاری: 1923

مقدار خوراک:

نہ اتنا کم کھائیں کہ دن میں کمزوری محسوس ہو اور نہ اتنا زیادہ کہ دن بھر معدہ خراب رہے اور ڈکاریں آتی رہیں۔

اچھے اور مناسب کھانے:

زیادہ مرچوں والے، تلے ہوئے مرغی کھانوں کے بجائے سادہ کھانا کھائیں،
دودھ دہی استعمال کریں، نبیذ پیئیں۔

نیت:

وَبَصَّوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

یہ الفاظ نیت چونکہ حدیث سے ثابت نہیں اس لیے کوئی بھی دعا زبان سے ادا کی جاسکتی ہے۔ رات کو بھی نیت کر سکتے ہیں اور سحری کے وقت بھی اور دن میں زوال سے پہلے پہلے بھی۔ نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں۔ دل کے ارادے کا نام نیت ہے۔

پراپرٹی پر زکوٰۃ:

- جو زمین یا گھر رہائش کی نیت سے خرید اگیا ہو، اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔
- جو دوکان اس غرض سے خریدی ہو کہ اس میں کاروبار کیا جائے گا تو اس دوکان کی ویلیو پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔
- پراپرٹی خریدتے وقت اگر کوئی نیت نہ کی ہو کہ اس کو بیچنا ہے یا رہائش اختیار کرنی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔
- جو پراپرٹی تجارت کی نیت سے لی ہو کہ اس کو فروخت کر کے نفع کمایا جائے گا تو ایسی تمام پراپرٹیز اگر نصاب کے بقدر ہوں تو ہر سال ان کی موجودہ ویلیو کا حساب کر کے کل مالیت کا ڈھائی فیصد بطور زکوٰۃ ادا کرنا شرعاً لازم ہوگا۔
- اگر پراپرٹی کرایہ پر دی ہو تو اس پر پراپرٹی کی مالیت پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، البتہ اگر حاصل ہونے والا کرایہ جمع ہو اور پراپرٹی کا مالک پہلے سے صاحبِ نصاب ہو یا جمع شدہ کرایہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سالانہ اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ اگر کرایہ خرچ ہو جاتا ہو، بچت میں جمع نہ ہوتا ہو تو اس کرائے پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔
- قسطوں پر خرید اہوا پلاٹ اگر تجارت کی نیت سے خرید اہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، خواہ قبضہ ملا ہو یا نہ ملا ہو۔ اس کی موجودہ قیمتِ فروخت کا ڈھائی فی صد بطور زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔
- تجارت کی نیت سے خریدی ہوئی پلاٹ کی فائل کی موجودہ قیمت پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔
- زرعی زمین اگر تجارت کی نیت سے خریدی جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر زراعت کی نیت سے خریدی جائے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

زکوٰۃ کس کو نہیں دے سکتے:

• زکوٰۃ کی رقم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لیے حلال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد ہیں: آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس اور آل حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم۔ جو شخص مذکورہ پانچ بزرگوں کی نسل سے ہو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے، ان کی مدد کسی اور ذریعے سے کرنی چاہیے۔

• یاد رکھیں اس میں اصل یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان یعنی بنو ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ عام طور پر جو مشہور ہے کہ صرف سید کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے یہ ادھوری بات ہے۔ سادات کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے دیگر افراد کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی صدقات واجبہ دیے جاسکتے ہیں۔

• اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک بنی ہاشم سے ہو اور دوسرا غیر بنی ہاشم سے ہو تو جو غیر بنی ہاشم سے ہو اس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ اگر باپ بنی ہاشم سے ہو تو اس کی اولاد بھی بنی ہاشم سے شمار ہوگی۔ اگر باپ غیر بنی ہاشم سے ہو، بیوی بنی ہاشم سے ہو تو اولاد غیر بنی ہاشم شمار ہوگی کیونکہ نسب میں باپ کا اعتبار ہوتا ہے، ماں کا نہیں۔

• ایسی NGO's اور ادارے جو شرعی حدود کا لحاظ نہیں کرتے، انہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

• شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

• اپنے آباء و اجداد یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانائے وغیرہ اور اپنی آل اولاد

یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ ان کے علاوہ باقی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

- مسجد میں زکوٰۃ کی رقم نہیں دے سکتے۔
- مستحق ملازمین کو بطور تنخواہ زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں۔

زکوٰۃ کس کو دے سکتے ہیں:

ہر ایسے مسلمان کو جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے [612.36 گرام] چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا، نقد رقم، مال تجارت یا روزمرہ کی استعمال سے زائد اشیاء نہ ہوں وہ زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کا مستحق ہے۔

جس کو زکوٰۃ کی رقم دیں اسے بتانا ضروری نہیں۔ اسے صرف یہ کہہ کر دے سکتے ہیں کہ یہ آپ کے لیے کچھ پیسے ہیں اپنی ضروریات میں استعمال کریں۔

زکوٰۃ کا بہترین مصرف:

- مستحق رشتہ دار ہیں اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ اور صلہ رحمی۔
- دینی مدارس ہیں اس میں بھی دوگنا ثواب ہے اشاعت و تحفظ دین اور ادائیگی زکوٰۃ۔

کاروباری قرضے:

وہ تجارتی یا کاروباری قرضے جو کاروباری اغراض مثلاً فیکٹری لگانے یا مشینری خریدنے کی خاطر لیے جاتے ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ان قرضوں سے قابل زکوٰۃ اشیاء خریدی گئی ہیں مثلاً خام مال وغیرہ تو ان پر زکوٰۃ نہیں لہذا انہیں مال زکوٰۃ کے نصاب کے مجموعے سے منہا کیا جائے گا کیونکہ اس خام مال کی زکوٰۃ ویسے بھی دینا ہی ہوگی اور

اگر غیر قابل زکوٰۃ اشیاء خریدی گئی ہیں مثلاً: مشینری، بلڈنگ وغیرہ تو ایسے قرضے نصاب کے مجموعے سے منہا نہیں ہوں گے؛ ان قرضوں پر زکوٰۃ دینی چاہیے۔ مجموعے اور منہا کرنے کی تفصیل اگلے سبق میں آرہی ہے۔ ان شاء اللہ۔

طویل المیعادی قرضے:

سرمایہ دار اور بڑے کاروباری لوگ بینکوں سے جو بڑی رقومات طویل مدت کے لیے بطور قرض لیتے ہیں، ان کاروباری قرضوں کا حکم یہ ہے کہ ہر سال جتنی قسط کی رقم واجب الادا ہوتی ہے، صرف اتنی ہی رقم اصل سرمایہ سے منہا کی جائے گی اور بقیہ قرض کو مالِ زکوٰۃ کے نصاب سے منہا نہیں کیا جائے گا، بلکہ بقیہ کل مالیت کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اسی طرح اگر کسی نے انفرادی طور پر بھی طویل المیعادی قرض لیا ہو تو صرف موجودہ ایک سال [زکوٰۃ کے حساب والے سال] کی واجب الادا رقم اس کی قابلِ زکوٰۃ رقم سے منہا کی جائے گی۔ آئندہ سالوں میں واجب الادا رقم کل حساب سے منہا نہیں کی جائے گی۔

گھر سے نکلنے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

سنن ابی داؤد: 5095

اللہ کے نام کے ساتھ (اپنے گھر سے نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو قوت اور طاقت دے سکے۔

جو شخص اس دعا کو پڑھ لیتا ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کی گئی، تجھے بچا لیا گیا اور تجھے ہدایت دے دی گئی۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرے

شیطان سے کہتا ہے کہ ایسے شخص سے تیرا کیا کام جس کو ہدایت دے دی گئی، جس کی کفایت کر لی گئی اور جسے بچا لیا گیا۔

آیت الکرسی:

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ اَلْحَىُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۗ وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾

ترجمہ:

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو سدا زندہ ہے جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے۔ اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہ سارے بندوں کے آگے پیچھے کے حالات کو خوب جانتا ہے اور وہ لوگ اس کے علم کی کوئی بات اپنے علم کے دائرے میں نہیں لاسکتے، سوائے اس بات کے جسے وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے اور دونوں کی نگہبانی سے اسے ذرا بھی بوجھ نہیں ہوتا۔ وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔

سبق نمبر 4

افطاری:

روزہ کھولنے کو افطاری کہتے ہیں۔ افطاری میں جلدی کرنا سنت ہے۔ افطاری میں تاخیر مکروہ ہے۔ وقت ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

بہتر کھانے:

کھجور سے افطار کرنا سنت ہے، اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطاری کرنی چاہیے۔ افطاری میں تلی ہوئی چیزوں کے بجائے سادہ اور قوت بخش غذائیں کھانی چاہئیں۔ پھل، تازہ سبزیاں، ہلکے مسالوں والے کھانے، سادہ پانی، دودھ اور ہلکی ٹھنڈک والے مشروبات، تاکہ تراویح اور رات کی عبادات میں طبیعت پر گرانی نہ ہو۔

مسنون دعائیں:

افطار کے وقت کی مختلف دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت

ابوزہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَامَ، ثُمَّ أَفْطَرَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

مصنف ابن ابی شیبہ: 9837

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے اور پھر افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کر رہا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّهْمُ وَابْتَلَّتِ
الْعُرْوَةُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

شعب الایمان: 3902

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: پیاس
چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر پکا ہو گیا؛ ان شاء اللہ۔

جب کوئی افطاری کروائے تو اسے یہ دعا دینی چاہیے جیسا کہ حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ، قَالَ: أَفْطَرَ
عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَّ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ

مصنف ابن ابی شیبہ: 9838

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے گھر افطاری فرماتے تو انہیں
یہ دعا دیتے: تمہارے پاس روزہ دار افطاری کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور
فرشتے تم پر [برکت لے کر] نازل ہوں۔

زکوٰۃ کا حساب کیسے کریں:

حساب لگانے سے پہلے دو چیزوں کو سمجھ لیں:

نمبر 1: قابل زکوٰۃ اموال اور اثاثہ جات۔

نمبر 2: مالیاتی ذمہ داریاں یعنی جو رقم قابل زکوٰۃ اموال سے کم کرنی ہے۔

نمبر 1: قابل زکوٰۃ اشیاء اور اثاثہ جات:

• سونا اور چاندی، کسی بھی شکل میں ہوں اور کسی بھی مقصد کے لیے ہوں۔

کھوٹ اور نگینے نکال کر ان کی جو مالیت بنے وہ نوٹ کر لیں۔

- گھر میں یا جیب میں موجود رقم۔
- بینک اکاؤنٹ یا لاکر میں موجود رقم۔
- غیر ملکی کرنسی کی موجودہ مالیت۔
- پرائز بانڈ۔
- مستقبل کے کسی منصوبے، حج، بچوں کی شادی وغیرہ کے لیے جمع شدہ رقم۔
- مکافل یا انشورنس پالیسی میں جمع شدہ رقم۔
- نوٹ: انشورنس کروانا حرام ہے، اگر کسی نے کروائی ہو تو فوراً ختم کر دے۔ انشورنس پالیسی میں جمع شدہ رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔
- جو قرض دوسروں سے لینا ہے۔
- کمیٹی BC کی جو رقم جمع کرا چکے ہیں اور ابھی کمیٹی نہیں نکلی۔
- کسی بھی چیز کے لیے ایڈوانس میں دی گئی رقم جب کہ وہ چیز ابھی ملی نہ ہو۔
- سرمایہ کاری، مضاربت، شراکت میں لگی ہوئی رقم۔
- شکیرز، سیونگ سرٹیفیکیٹس، این آئی ٹی یونٹس، این ڈی ایف سیونگ سرٹیفیکیٹس، پراویڈنٹ فنڈ کی وصول شدہ یا کسی اور ادارے میں مالک کے اختیار سے منتقل شدہ رقم۔
- مال تجارت یعنی دکان، گودام یا فیکٹری میں جو سٹاک قابل فروخت ہے اس کی موجودہ قیمت۔
- خام مال جو فیکٹری، دکان یا گودام میں موجود ہے، اس کی موجودہ قیمت۔
- فروخت شدہ مال کے بدلے میں حاصل شدہ اشیاء کی مالیت اور فروخت شدہ مال کی قابل وصول رقم۔

- فروخت کرنے کی نیت سے خریدے گئے پلاٹ، گھر، فلیٹ، دکان یا زمین کی موجودہ قیمت۔

اوپر ذکر کردہ تمام اشیاء کی کل مالیت کا حساب نکال کر ٹوٹل کر لیں اور اسے A کا نام دے دیں۔

نمبر 2: مالیاتی ذمہ داریاں:

- یعنی جو رقم قابل زکوٰۃ اموال سے کم کرنی ہے۔
- قرض جو ادا کرنا ہے یعنی ادھار لی ہوئی رقم۔
- ادھار خریدی ہوئی چیزوں کی جو رقم ادا کرنی ہے۔
- بیوی کا حق مہر جو ابھی ادا کرنا ہے۔
- پہلے سے نکلی ہوئی کمیٹی BC کی جو بقیہ قسطیں ادا کرنی ہیں۔
- آپ کے ملازمین کی تنخواہیں جو اس تاریخ تک واجب الادا ہوں۔
- ٹیکس، دکان مکان وغیرہ کا کرایہ، یوٹیلیٹی بلز وغیرہ جو اس تاریخ تک واجب الادا ہوں۔
- گزشتہ برسوں کی زکوٰۃ جو ابھی ادا نہیں کی گئی۔

مذکورہ تمام اشیاء کی کل مالیت کا حساب لگا کر ان کا بھی ٹوٹل کر لیں اور اسے B کا نام دے دیں۔

اب قابل زکوٰۃ اشیاء کی کل مالیت سے یہ بعد والی رقم یعنی مالیاتی ذمہ داریوں والی رقم تفریق کر دیں۔ یعنی A میں سے B کو تفریق کریں۔ جو جواب آئے اس کو چالیس 40 پر تقسیم کر دیں۔ اب جو جواب آئے وہ آپ کے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی

کل رقم ہے۔ مثال کے طور پر فرض کریں A کی مقدار بیس لاکھ اور B کی مقدار دو لاکھ ہے۔ بیس لاکھ میں سے دو لاکھ مانس کیا تو جواب آیا اٹھارہ لاکھ۔ اس کو چالیس پر تقسیم کیا تو جواب آیا پینتالیس ہزار۔ تو 45 ہزار روپے آپ کے ذمہ زکوٰۃ کی کل رقم ہے۔ آپ یہ رقم اکٹھی بھی دے سکتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی کر کے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

توجہ:

- ❖ خواتین کے ذاتی استعمال کے زیور پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔
- ❖ استعمال کی گاڑیوں، گھروں اور دیگر سامان پر زکوٰۃ نہیں۔
- ❖ منافع کمانے کے لیے خریدے گئے پلاٹ پر زکوٰۃ ہے، گھر بنانے کے لیے خریدے گئے پلاٹ پر زکوٰۃ نہیں۔

سال گذرنے سے مراد:

"ایک سال مال پر گزر جائے" اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ہر روپے یا مال پر مستقل سال گزرے۔ سال گزرنے سے مراد یہ ہے کہ جس تاریخ میں آپ کے پاس پیسہ یا نصاب موجود ہو، وہ تاریخ طے کر لیں۔ یہ تاریخ قمری [چاند کی] تاریخ ہونی چاہیے۔ اگر تاریخ یاد نہ ہو تو کوئی بھی قمری تاریخ طے کر لیں اور آئندہ سال جب وہی تاریخ آئے اس وقت حساب کر لیں، سال کے درمیان میں پیسے آتے جاتے رہیں، اس سے فرق نہیں پڑتا۔

فرض کریں گزشتہ سال 10 رمضان کو اگر آپ 5 لاکھ روپے کے مالک تھے، جس پر ایک سال بھی گزر گیا تھا۔ زکوٰۃ ادا کر دی گئی تھی۔ اس سال رمضان تک جو رقم آتی جاتی رہی اس کا کوئی اعتبار نہیں، بس اس رمضان میں دیکھ لیں کہ آپ کے

پاس اب کتنی رقم ہے، اور اُس رقم پر زکوٰۃ ادا کر دیں۔ مثلاً اس رمضان میں 6 لاکھ روپے آپ کے پاس قرض نکال کر باقی بچ گئے ہیں تو 6 لاکھ پر 2.5% زکوٰۃ ادا کر دیں۔

غلط فہمی کا ازالہ:

بعض لوگ رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں اور بعض شعبان کو اور کچھ لوگ رمضان کو زکوٰۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں اور اسی مہینے میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں۔ قمری تاریخ کے اعتبار سے جس تاریخ کو نصاب کے پیسے پورے ہو جائیں، وہی زکوٰۃ کی تاریخ ہے اور وہی زکوٰۃ کا مہینہ ہے۔ اگر وہ تاریخ یاد نہ ہو تو کوئی ایک تاریخ طے کر لی اور آئندہ ہر سال اسی تاریخ کو حساب کیا کریں۔

دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ اس تاریخ کو حساب کرنا ضروری ہے، ادا جب چاہیں کر سکتے ہیں، رمضان میں کریں یا غیر رمضان میں۔ یکمشت ادا کریں یا تھوڑے تھوڑے کر کے، دونوں طرح ٹھیک ہے۔

وضو کے شروع کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ

سنن ابی داؤد: 101

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

وضو کے درمیان کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

عمل الیوم واللیلة للنسائی: 80

اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجیے، میرے گھر میں وسعت عطا فرمائیے

اور میرے رزق میں برکت عطا فرمائیے۔

وضو کے آخر کی دعا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرما لیجیے۔

سنن الترمذی: 55

سورة الفيل:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ﴿١﴾ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ﴿٢﴾ وَ
أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ
كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿٥﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا معاملہ کیا۔ کیا اس نے ان لوگوں کی ساری چالیں بے کار نہیں کر دیں؟ اور ان پر غول کے غول پرندے بھیج دیے تھے جو ان پر پکی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے چنانچہ انہیں ایسا کر ڈالا جیسے کھایا ہوا بھوسہ۔

سبق نمبر 5

رمضان کے تین عشرے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں:

وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

صحیح ابن خزیمہ: 1887

ترجمہ: یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم کی آگ سے آزادی کا ہے۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ ان تین عشروں کی کوئی خاص دعا حدیث شریف میں منقول نہیں۔ البتہ بزرگانِ دین نے ان تینوں عشروں کی مخصوص فضیلت اور خصوصیات کی بنا پر عوام کی سہولت کے لیے تینوں عشروں کی مناسبت سے مختلف دعاؤں کے الفاظ بیان کر دیے ہیں۔

پہلے عشرے میں یا حییٰ یا قییوم بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيثُ اور رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ دوسرے عشرے میں اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ اِلَیْهِ اور اَسْتَغْفِرُ اللہَ الذِّیْ لَا اِلَہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوبُ اِلَیْهِ یا استغفار کے دیگر کلمات اور تیسرے عشرے میں اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تَجِبُ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنَّا اور اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ پڑھنا چاہیے۔

شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ

شبِ قدر کون سی ہے، تو میں کیا دعا مانگوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا بتلائی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

سنن ابن ماجہ: 3850

ترجمہ: اے اللہ! آپ معاف فرمانے والے ہیں، معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں، مجھے معاف فرما دیجیے۔

لہذا پورے رمضان المبارک کے ساتھ ساتھ آخری عشرے میں یہ دعا بطور خاص مانگنی چاہیے۔

قضا اور کفارہ، تعریف، فرق اور وجوب:

- قضا کا مطلب یہ ہے کہ ایک روزہ دوبارہ رکھے۔ اور رمضان کے کفارے کا مطلب ہے لگاتار بغیر ناغے کے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ ان دو ماہ کے دوران اگر درمیان میں کوئی روزہ چھوڑ دیا تو دوبارہ پھر سے شروع کرے۔ اگر بڑھاپے یا دائمی بیماری کی وجہ سے روزے رکھنا ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلا سکتے ہیں۔
- قضا روزے ایک سے زیادہ ہوں تو مسلسل رکھنا ضروری نہیں، درمیان میں وقفہ بھی کر سکتے ہیں۔
- روزے کی قضا خود رکھنا ہوتی ہے۔ کسی اور سے نہیں رکھوا سکتے۔
- رمضان کا روزہ قصداً توڑنے کی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے اور ایک روزے کے کفارے میں ساٹھ روزے مسلسل رکھنا

واجب ہے۔ اگر روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے ساٹھ روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا واجب ہے۔

- جب کفارہ کے ساٹھ روزے رکھے تو بلا ناغہ مسلسل ساٹھ روزے رکھنا واجب ہے۔ اگر درمیان میں ناغہ کیا اور صرف ایک ہی دن کا روزہ نہیں رکھا تو بھی نئے سرے سے دوبارہ روزے رکھنا واجب ہو گا پچھلے روزوں کا اعتبار نہ ہو گا۔
- بیماری کی وجہ سے کفارے کے روزوں میں وقفہ آجائے تب بھی دوبارہ ایک سے شروع کرنا ہو گا۔

- اگر کسی عورت کو کفارے کے روزوں کے درمیان حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے جو ناغہ ہو گا وہ معاف ہے۔ حیض بند ہوتے ہی بقیہ روزے رکھنا شروع کر دے۔ مثلاً بیس روزے رکھنے کے بعد حیض آجائے تو حیض سے پاک ہونے کے بعد صرف بقیہ چالیس روزے رکھے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

- اگر نفاس کی وجہ سے ناغہ آگیا تو دوبارہ ایک سے شروع کرنا ہو گا۔
- اگر ایک رمضان میں متعدد کفارے لازم ہوئے تو سب کا ایک کفارہ کافی ہے، قضا ہر ایک کی الگ الگ ہوگی۔

- کفارہ صرف رمضان کے روزے کو رمضان المبارک میں جان بوجھ کر کسی ایسی چیز سے توڑنے پر واجب ہوتا ہے جو غذا یا دوا کے طور پر کھائی جاتی ہے۔ رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مہینے میں کوئی بھی روزہ توڑنے پر صرف قضا واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں۔

- رمضان المبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑنے سے ساٹھ مسلسل روزے کفارے کے اور ایک روزہ قضا کا الگ سے واجب ہوتا ہے۔

نیا پھل دیکھنے اور کھانے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا

مسلم: 3400

اے اللہ! ہمارے پھلوں میں اور ہمارے شہر میں برکت عطا فرمائیے۔

سورۃ قریش:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا یَلِیْفُ قُرَیْشٍ ۝۱ الْفِہِمَ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۝۲ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ

ہٰذَا الْبَیْتِ ۝۳ الَّذِیْ اَطَعْتُمْ مِنْ جُوعٍ ۝۴ وَاَمَنْتُمْ مِنْ خَوْفٍ ۝۵

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ چونکہ قریش کے لوگ عادی ہیں یعنی وہ سردی اور گرمی کے موسموں میں سفر کرنے کے عادی ہیں۔ اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں جس نے بھوک کی حالت میں انہیں کھانے کو دیا اور بدامنی سے انہیں محفوظ رکھا۔

سبق نمبر 6

عباداتِ رمضان:

رمضان المبارک کو دیگر تمام مہینوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس مہینے میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل

فرماتے ہیں:

أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَكُمُ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِمَحْصَلَةٍ مِنْ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً قِيَامًا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً قِيَامًا سِوَاهُ۔

مشکوٰۃ المصابیح: 1964

ترجمہ: اے لوگو! تم پر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا اور بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کوئی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے گا ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینے میں کسی فرض کو ادا کرے گا وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرائض ادا کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ شَدَّ مِنْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ.

شعب الایمان للبیہقی: 3624

ترجمہ: جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔

جب رمضان کی آخری دس راتیں آتیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشِيرِ الْأَوَّخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا.

مسلم: 2845

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس دنوں میں جو کوشش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔

رمضان المبارک میں چونکہ اجر و ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے اس لیے جتنی بھی عبادات انسان کر سکتا ہو ضرور کرے۔ فرائض کے علاوہ چند نفل عبادات کو مستقل مزاجی، اعتدال اور اطمینان سے کیا جائے تو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہو گا۔ تفصیلات اگلے سبق میں آرہی ہیں۔

روزے کی نیت:

- افضل یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزوں کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کر لی جائے اگر صبح صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا صبح صادق کے بعد ارادہ ہوا تو اگر کچھ کھایا پیانہ ہو تو روزہ رکھنے کی نیت درست ہے۔ دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک رمضان کے روزے کی نیت کر سکتے ہیں۔

- قضا روزوں اور نذرِ غیر معین اور کفارے کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد نیت کی تو شرعاً معتبر نہ ہوگی۔
- نفل، نذرِ معین اور ادائے رمضان کے روزوں کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کی ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نیت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ صبح صادق کے بعد کچھ کھایا یا نہ ہو۔
- زبان سے روزے کی نیت ضروری نہیں نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ البتہ زبان سے نیت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں۔ احادیث مبارکہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

- بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ایک سے زائد بار بھی بھول کر کھاپی لیں تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقت ور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلادینا واجب ہے اور اگر کوئی طاقت نہ رکھتا ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلائیں، کھانے دیں۔
- تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ جتنا بھی ہو۔
- اگر پان کھا کر خوب کلی، غرارہ کر کے منہ صاف کر لیا لیکن تھوک کی سرخی ختم نہیں ہوئی تو کوئی حرج نہیں، روزہ صحیح ہے۔
- ناک کو اتنے زور سے سُٹ کر لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اسی طرح منہ کی رال سُٹ کر کر نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

- اگر زبان سے کوئی چیز چھک کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن خواہ مخواہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اگر کسی کا شوہر بد مزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک وغیرہ درست نہ ہو تو غصہ ہو گا، اس کو نمک چھک لینے کی گنجائش ہے۔
- کسی چیز کو اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کھلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کی شدید ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچاری ہو جائے تو گنجائش ہے۔
- مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے خواہ سوکھی مسواک ہو یا تازہ۔ مسواک کا ذائقہ منہ میں محسوس ہوتا ہے بھی مکروہ نہیں۔
- خون دینے، خون لگوانے، انجکشن اور ڈرپ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- میک اپ کرنے، کریم، لوشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- لب اسٹک لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اس کا خیال رہے کہ منہ کے اندر نہ جائے۔
- روزہ دار کو احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- استحاضہ ایک بیماری ہے، اس میں نماز پڑھنا ہوتی ہے اسی طرح استحاضہ کی حالت میں روزہ بھی رکھنا ہوتا ہے۔ دوران روزہ اگر استحاضہ کا خون آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- اگر پاخانے کے مقام کے ارد گرد بیرونی اطراف میں دوا لگائی جائے اور وہ اندر نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- بام لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن ناک کے اندر نہ لگائیں۔
- پھول یا کوئی بھی خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- روزے کی حالت میں گیلے کپڑے کو سر یا جسم پر لپیٹنا جائز ہے۔

- ناک، منہ، کان یا کسی زخم سے یا بواسیر کا خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- روزے کی حالت میں خلال کرنا درست ہے لیکن یہ ذہن میں رکھیں کہ خلال کا دھاگہ فلیورڈ نہ ہو۔ فلیورڈ دھاگے سے خلال کرنا مکروہ ہے۔
- روزے کی حالت میں تیراکی کرنا جائز ہے۔ یہ خیال رہے کہ ناک یا منہ کے ذریعے پانی اندر نہ جائے اگر پانی اندر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔
- روزے کی حالت میں غیر ضروری بال صاف کرنا جائز ہے اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔
- کرونا کا ٹیسٹ کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- کرونا ویکسین جو انجکشن کے ذریعے لگائی جاتی ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بیت الخلاء جانے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

بخاری: 6322

اے اللہ! میں خبیث شیطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

یہ دعا داخل ہونے سے پہلے پڑھیں۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَافٰنِیْ

سنن ابن ماجہ: 301

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے گندگی سے دور رکھا اور عافیت

عطا کی۔

یہ دعا باہر آکر پڑھیں۔

سورة الماعون:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالْذِّیْنِ ﴿۱﴾ فَاَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدْعُ الْاِیْتِیْمَ ﴿۲﴾ وَ لَا یَحْضُ عَلٰی
طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّیْنَ ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ کیا تم نے اسے
دیکھا جو جزاء اور سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا
دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ بڑی خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت
کرتے ہیں۔ جو دکھاوا کرتے ہیں اور دوسروں کو معمولی چیزیں دینے سے بھی انکار کر
دیتے ہیں۔

سبق نمبر 7

تہجد:

نماز تہجد کو اپنی پوری زندگی کا معمول بنانا چاہیے، ورنہ کم از کم رمضان المبارک میں تو اسے ہر حال میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

جامع الترمذی: 440

ترجمہ: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

وقت تہجد:

نماز تہجد کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ عشاء پڑھ کر سو جائیں، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کریں۔ اگر کوئی بعد نماز عشاء، تہجد کی نیت سے نوافل ادا کرے تو اسے بھی تہجد کا ثواب ملے گا، اگرچہ افضل صورت پہلی ہی ہے۔

تعداد رکعات تہجد:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تہجد کی رکعات کے بارے میں مختلف تھی۔ چار، چھ، آٹھ اور دس رکعات تک بھی منقول ہیں۔ لیکن اکثر معمول مبارک آٹھ رکعت تہجد کا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُنِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً.

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر)۔

روزہ ٹوٹ جاتا ہے صرف قضا لازم ہے / کفارہ نہیں:

• کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق میں اتر گئی تو روزہ فاسد ہو گیا۔ قضا واجب ہو گی۔

• روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بغیر ارادے کے پانی حلق میں اتر گیا۔

• خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹا خواہ تھوڑی سی قے ہو یا زیادہ۔ البتہ جان بوجھ کر قے کی اور منہ بھر کے تھی تو روزہ ٹوٹ گیا، اور اس سے تھوڑی ہو تو نہیں ٹوٹا۔

• تھوڑی سی قے آئی پھر خود بخود حلق میں واپس چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر قے کو قصد اُلٹا لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

• اگر کسی کو قے آگئی اور وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اس گمان پر پھر قصداً کھالیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

• دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لیا جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ گیا، اس سے کم ہو تو نہیں ٹوٹا۔ اگر منہ سے نکال کر پھر نگل گیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔

• دانتوں میں سے نکلا ہوا خون نگل گیا جب کہ خون تھوک سے زیادہ ہو تو صرف قضا واجب ہے۔

• کسی نے بھولے سے کچھ کھاپی لیا، پھر یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ

- سے پھر جان بوجھ کر کچھ کھایا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔
- یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق یعنی اذان فجر کا وقت نہیں ہوا، سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح صادق کے بعد کھایا پیاتھا۔ صرف قضا لازم ہے۔
- بادل یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو چکا ہے روزہ افطار کر لیا بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی دن باقی تھا۔ اسی طرح گھڑی پر وقت غلط ہونے یا کسی کے غلطی سے وقت سے پہلے اذان دینے کی وجہ سے وقت سے پہلے روزہ افطار کر لیا تو بھی قضا لازم ہوگی۔
- رمضان المبارک کے علاوہ اور دنوں میں کوئی روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا۔
- روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ یا منجن سے دانت صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی۔
- بیوی کا بوسہ لینے یا ساتھ لیٹنے کی وجہ سے انزال ہو گیا تو روزے کی صرف قضا واجب ہے۔
- روزہ پورا کرنے کی صورت میں مرض کی شدت یا مدت مرض میں اضافے کا پورا یقین ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے اور صرف قضا واجب ہے۔
- حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا خود بخود دھواں چلا گیا یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا لازم ہے۔
- لوبان، غود وغیرہ کو سٹکا کر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا کرنا ہوگی۔
- کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو بطور غذا نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کھاتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا، لیکن اس پر کفارہ

واجب نہیں صرف قضا لازم ہوگی۔

- روزے کے توڑنے سے کفارہ تب ہی لازم آتا ہے جب رمضان المبارک میں روزہ توڑ ڈالے، رمضان کے علاوہ روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا خواہ جس طرح توڑے اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔
- انہیلر سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، صرف قضا لازم ہے۔
- پاخانے کی جگہ میں اندر کی طرف کوئی چیز یا دوائی لگائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ قضا لازم ہوگی۔
- مشمت زنی کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضا لازم ہوتی ہے۔
- انیما کروانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قضا لازم ہوتی ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسلم: 1685

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

مسلم: 1685

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

سنت طریقتہ یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور مسجد سے نکلتے وقت باایاں پاؤں پہلے نکالیں۔

سورة الكوثر:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا آعْطَيْنَاكَ انْكَوْثَرَ ۖ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۚ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۚ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ اے پیغمبر بلاشبہ ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا کی۔ لہذا تم اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ یقین جانو کہ تمہارا دشمن ہی وہ ہے جو بے نام و نشان ہے۔

سبق نمبر 8

اشراق :

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ دو یا چار رکعات پڑھی جاتی ہیں، جن کا ثواب ایک حج و عمرہ کے برابر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَدُكُزُّ اللَّهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٌ تَامَّةٌ تَامَّةٌ.

سنن الترمذی: 589

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لیے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ”مکمل“ کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ يَدُكُزُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ فَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَلْفَحَهُ أَوْ تَطْعَمَهُ.

شعب الایمان للبیہقی: 2958

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو

رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے کہ اسے جھلسائے یا کھائے۔“

قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں:

- ایسی چیز جو غذا یا دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے جان بوجھ کر کھاپی لی تو اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔
- جان بوجھ کر روزہ کی حالت میں ہمبستری کر لی۔
- سرمہ لگایا اور یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر جان بوجھ کر کھاپی لیا۔
- مسواک کی اور یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر جان بوجھ کر کھاپی لیا۔
- غیبت کی اور یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر جان بوجھ کر کھاپی لیا۔
- اگر کوئی مرد بیوی کو ہمبستری پر مجبور کرے اور بیوی راضی نہ ہو تو مرد پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں اور عورت پر صرف قضا لازم ہے۔ اگر ابتدا میں عورت راضی نہ ہو اور دخول کے بعد راضی ہو جائے تب بھی عورت پر صرف قضا ہوگی، کفارہ نہیں۔
- عورت نے یہ سوچ کر کہ آج مجھے حیض آئے گا روزہ توڑ دیا پھر حیض نہیں آیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔
- روزے کی حالت میں حقہ یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔
- روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھاپی رہے ہوں، تو جو نہیں روزہ یاد آئے یا کوئی یاد کروائے تو منہ میں موجود کھانے کو فوراً پھینک دیں۔ اگر یاد آنے یا یاد کروائے جانے کے بعد منہ میں موجود کھانا کھائیں گے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا اور

کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

فدیہ:

ایسا مسلمان مرد یا عورت جو بڑھاپے یا کسی مستقل بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اور یہ عذر دائمی ہو تو اس صورت میں ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھانا فدیہ کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ مَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ
لَّهُ

البقرة، 2: 184

اور جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو ان کے ذمے ایک مسکین کے کھانے کا بدلہ ہے، پھر جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔

عدم طاقت اور کفارہ کے فدیہ میں فرق:

دونوں کا فدیہ یکساں ہے مقدار میں کوئی فرق نہیں البتہ تعداد میں فرق ہے اس طور پر کہ رمضان کے روزے زیادہ سے زیادہ 30 ہوتے ہیں اور کفارہ کے روزے 60 ہوتے ہیں۔ عدم طاقت اور کفارہ دونوں صورتوں میں ہر ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کو صبح و شام دو وقت کا پیٹ بھر کے کھانا کھانا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کھانا کھلانے کے بجائے اجناس میں سے کوئی جنس دینا چاہے یا ان کے بدلے نقدی دینا چاہے تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔ مثلاً:

گندم پونے دو کلو	ہر روزے کے بدلے
کھجور ساڑھے تین کلو	ہر روزے کے بدلے

جو ساڑھے تین کلو ہر روزے کے بدلے
 کشمش ساڑھے تین کلو ہر روزے کے بدلے
 کشمش، کھجور، گندم اور جو کے علاوہ اگر کسی اور چیز سے صدقۃ الفطر ادا کیا
 جائے تو اس کی قیمت مذکورہ اشیاء میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔

کھانا کھاتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَکَۃِ اللّٰهِ

المستدرک للحاکم: 7166

اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں۔

درمیان میں یاد آئے تو:

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو درمیان میں یہ دعا پڑھیں:
 بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

سنن ابی داؤد: 3769

اللہ کے نام کے ساتھ شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

کنز العمال: 18179

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

سورۃ الکافرون:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۚ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۚ ۝۱ وَ لَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا
اَعْبُدُ ۚ ۝۲ وَ لَا اَنَا عٰبِدُ مَا عٰبَدْتُمْ ۚ ۝۳ وَ لَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۚ ۝۴ لَكُمْ
دِیْنُكُمْ وَلِی دِیْنِ ۝۵

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ کہہ دیجیے کہ
اے کافرو! میں ان چیزوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور تم اس
کی عبادت نہیں کرتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں آئندہ اس کی عبادت
کرنے والا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو
جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین
ہے۔

سبق نمبر 9

چاشت:

چاشت کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کا چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھیں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلَوةُ الْاَوَّابَيْنِ حَيِّنَ تَزْمُصُ الْفِصَالُ۔

مسلم: 1780

ترجمہ: چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلنے لگیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ ضحیٰ [چاشت] کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے۔

تعداد رکعات نماز چاشت:

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ میں دو سے بارہ رکعت کا ذکر ہے۔

مجمع الزوائد للہیثمی: 3419

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَىٰ أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ۔

مسلم: 1663

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی عموماً چار رکعت پڑھتے تھے اور کبھی اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

دورانِ اذان کھانا پینا:

اذانِ فجر کے دوران کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ موجودہ دور میں سو فیصد اذانیں سحری کا وقت پورا ہونے پر دی جاتی ہیں۔

قرآن کریم نے روزے دار کے لیے سحری کے کھانے پینے کی حد ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

البقرة: 187

تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔ اس آیت کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کے بعد کھانا پینا روزے کو باطل کر دیتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُفٍّ مَكْتُومٌ الْأَعْمَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ بِلَالَ لَا يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُفٍّ مَكْتُومٌ»

صحیح مسلم کتاب الصیام رقم 1092

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے حضرت بلال اور حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نابینا تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے وقت ہی اذان دے دیتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہوتی تھی اور حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سحری کا وقت ختم ہونے پر اذان دیتے تھے۔ لہذا فجر کے بعد کھانا پینا بند کیا گیا۔ جو نہی فجر صادق طلوع ہوتی ہے تو نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ عام طور پر ہمارے ہاں تمام موزنین طلوع فجر کے بعد اذان دیتے ہیں۔ لہذا اذان شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا لازمی ہے۔ اذان شروع ہو جانے کے بعد اگر کوئی کھاتا پیتا رہے تو اس کا روزہ نہیں ہو گا۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ سحری ختم ہونے کا معیار؛ وقت ہے، اذان نہیں۔

غلط فہمی کا ازالہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اذان کے دوران کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں اور دلیل میں یہ روایت پیش کرتے ہیں:

إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ، فَلَا يَصْعَعُهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ۔

المستدرک علی الصحیحین: 1552

یاد رکھیں یہ حدیث شریف تہجد کی اذان کے متعلق ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کی گئی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے متعلق ہے کہ وہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے تہجد کے لیے اذان دیا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت اور حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ نماز فجر کا وقت کا شروع ہونے پر اذان دیتے تھے اس لیے ان کی اذان کے وقت کھانے پینے کی ممانعت کر دی گئی۔

مسافر، مریض اور حاملہ کا روزہ:

• مسافر کو سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب وہ سحری کے وقت حالت سفر میں ہو۔ اگر دن میں سفر کا ارادہ ہو اور سحری کے وقت مقیم ہو تو روزہ رکھنا لازمی ہے۔

• اگر سفر مشقت والا نہ ہو تو کوشش کریں کہ روزہ نہ چھوڑیں۔ رمضان کی فضیلت غیر رمضان میں نہیں مل سکتی۔

• اگر روزہ رکھنے سے مرض میں شدت کا خدشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا درست ہے۔ صحت یاب ہونے پر قضا کر لیں۔ جتنے روزے چھوڑے ہیں، اتنے ہی رکھنے پڑیں گے۔

• روزے کی حالت میں بیمار ہو جائیں یا حادثہ میں زخمی ہو جائیں تو روزہ توڑ دینا جائز بلکہ بہتر ہے۔ بعد میں قضا کر لیں، گناہ نہیں ہو گا۔

• حاملہ عورت کے روزہ رکھنے سے اگر خود اسے یا بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کر لے۔

• بچے کو دودھ پلانے والی عورت اگر روزہ رکھے اور دودھ کی کمی کی وجہ سے بچے کو نقصان کا اندیشہ ہو تو بھی روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کر لے۔

روزہ چھوڑنے کی گنجائش کن صورتوں میں ہے:

- سفر شرعی، 77 کلو میٹر یا اس سے زیادہ
- حمل
- بچے کو دودھ پلانا
- مرض

■ بہت زیادہ بڑھاپا

■ جہاد

آئینہ دیکھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

المقصد العلی: ج 2، ص 212

اے اللہ! تو نے میری شکل کو خوبصورت بنایا ہے میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنادے۔

سورة النصر:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ﴿١﴾ وَ رَآیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ

اَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔ یقیناً جانو وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔

سبق نمبر 10

اوابین:

نماز مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھی جاتی ہیں جنہیں صلوٰۃ الاوابین کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلَ لَهُ بِعِبَادَةٍ تُنْتَقَى عَشْرَةَ سَنَةً.

سنن الترمذی: 437

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَحُفُّ بِالَّذِينَ يُصَلُّونَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الْعِشَاءِ وَهِيَ صَلَاةُ الْاَوَابِينَ.

شرح السنۃ للبخاری: 891

ترجمہ: فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ ”صلوٰۃ الاوابین“ ہے۔

روزہ میں خون، انجکشن، ڈرپ اور انہیلر:

خون دینا:

روزے کے دوران اگر کسی مریض کو خون دینے کی ضرورت ہے تو خون دینا جائز ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ البتہ اتنا خون دینا جس سے کمزوری آجائے اور

روزہ پورا کرنا مشکل ہو جائے، مکروہ ہے۔

خون لگوانا:

اگر روزے کے دوران خون لگوانے کی ضرورت ہو تو خون لگوا سکتے ہیں روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

سیمیپل دینا:

روزے کی حالت میں ٹیسٹ کروانے کے لیے خون کا نمونہ یعنی سیمیپل دینا جائز ہے۔

انجکشن لگوانا:

روزے میں انجکشن لگوانا جائز ہے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ انجکشن پٹھے Muscle میں بھی لگوا سکتے ہیں اور اور رگ Vain میں بھی۔

طاقت کے لیے انجکشن:

انجکشن خواہ کسی مرض کے لیے ہو یا طاقت کے لیے؛ روزہ فاسد نہ ہو گا۔ البتہ بلا ضرورت روزے کا احساس نہ ہونے اور محض طاقت حاصل کرنے کے لیے اگر طاقت کا انجکشن لگوا یا تو یہ مکروہ ہے اور روزے کے اجر میں کمی واقع ہو جائے گی۔

ڈرپ:

مریض روزے کی حالت میں ڈرپ لگوا سکتا ہے۔ اور اس میں مختلف قسم کے انجکشن بھی ڈالے جاسکتے ہیں۔ لیکن بلا ضرورت صرف کمزوری دور کرنے اور طاقت حاصل کرنے کے لیے ڈرپ لگانا مکروہ ہے۔

روزہ میں انہیلر استعمال کرنا:

سانس کی تکلیف اور دمہ کے مریض کے لیے روزے کے دوران انہیلر کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ اس میں دوائی ہوتی ہے جو پمپ کرنے کی صورت میں حلق کے اندر جاتی ہے۔ دوائی اندر جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور قضا لازم ہوتی ہے۔ اس لیے ایسے افراد جب تک ممکن ہو انہیلر کے استعمال کے بغیر روزہ رکھیں اور جب نہ رکھ سکیں تو بعد میں فوت شدہ روزوں کی قضا کریں۔

روزہ کے متفرق مسائل:

اگر کسی وجہ سے غسل واجب ہو اہو اور سحری کا وقت کم ہو تو اسی حالت میں وضو کر کے یا ہاتھ منہ دھو کر روزہ رکھ لیں روزہ درست ہو جائے گا بعد میں نماز سے پہلے جلد از جلد غسل کر لیں۔

پائیریا کے مرض میں مبتلا شخص کا روزہ فاسد نہ ہو گا کیونکہ اس کے منہ میں جو پیپ پیدا ہوتی ہے اس کی مقدار عموماً اس کے لعاب سے کم ہوتی ہے اور اس سے بچنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ تاہم اگر پیپ لعاب پر غالب ہو اور وہ حلق میں چلی جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا جیسا کہ دانتوں سے خون اتنی مقدار میں نکلے جو لعاب پر غالب ہو تو اس کے حلق میں چلے جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اگر حلق میں نہ جائے یا مقدار کم ہو تو روزہ فاسد نہ ہو گا۔

زکام میں مبتلا شخص روزے کی حالت میں اگر ایسی دوا استعمال کرے جو سفوف، پاؤڈر یا مائع Liquid ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔ اگر صرف خوشبو کی شکل میں دوا استعمال کرے جیسے عطر وغیرہ تو اس سے روزہ فاسد نہ ہو گا تاہم یہ بھی احتیاط کے خلاف ہے۔

روزہ دار کے منہ میں اگر تھوڑے آنسو سے داخل ہوں جیسے ایک یا دو قطرے تو اس وجہ سے روزہ فاسد نہ ہو گا۔ اگر آنسو کافی زیادہ جمع ہو گئے اور اس نے انہیں حلق میں اتار لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

جب کلی کی جائے تو منہ میں کچھ تری رہ جاتی ہے روزہ دار اگر اسے نگل جائے تو روزہ فاسد نہ ہو گا تاہم احتیاط اسی میں ہے کہ کلی کے بعد ایک مرتبہ تھوک دیا جائے۔

مصیبت اور پریشانی دور کرنے کی دعا:

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

القصص: 24

اے پروردگار میں اپنے لیے آپ کی نازل کردہ ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔

سورۃ اللہب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبَّتْ يَدَا آدَمَ لَهَبٍ وَتَبَّ ۖ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۖ سَيَصْلَىٰ نَارًا
ذَاتَ لَهَبٍ ۖ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۖ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۖ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود برباد ہو چکا ہے۔ اس کی دولت اور اس نے جو کمائی کی تھی وہ اس کے کچھ کام نہیں آئی۔ وہ بھڑکتے ہوئے شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا۔ اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں ڈھوتی تھی، اپنی گردن میں مونجھ کی رسی لیے ہوئے ہے۔

سبق نمبر 11

ممنوع اوقات:

تین اوقات میں ہر قسم کی نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ کوئی بھی فرض، نفل، واجب یا سجدہ تلاوت ان اوقات میں نہیں کر سکتے۔

طلوع آفتاب زوال غروب آفتاب

مکروہ اوقات:

یہ وہ اوقات ہیں جن میں نفل نماز نہیں پڑھ سکتے۔ قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ فجر کی اذان سے لے کر سورج نکلنے تک اور عصر کے فرض پڑھ لینے کے بعد غروب آفتاب تک۔ ان دو اوقات میں کوئی بھی نفل نہیں پڑھ سکتے۔ واجب نماز مثلاً قضا نماز پڑھ سکتے ہیں، جنازہ بھی پڑھ سکتے ہیں، سجدہ تلاوت بھی کر سکتے ہیں۔

تراویح:

تراویح سنت موکدہ ہے۔ بغیر عذر کے چھوڑنے والا گناہ گار ہوگا۔

تراویح بیس رکعات ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوَيْتَرُ

مصنف ابن ابی شیبہ: 7774

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر

پڑھتے تھے۔

تراویح کی نماز؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، چودہ سو سالہ امت کی تاریخ میں بیس رکعات ہی ادا کی جاتی رہی ہیں۔ یہ تاثر غلط ہے کہ بیس تراویح حضرت عمر رضی اللہ نے شروع کی۔ نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی بیس رکعات ہی پڑھی جاتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ کے دور میں شروع کیے جانے والے کام:

• تراویح کو مستقل باجماعت پڑھنا۔

• ہر ہر مسجد میں پڑھنا۔

• پورا مہینہ پڑھنا۔

• مکمل قرآن مجید پڑھنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

تراویح اور تہجد میں فرق:

نماز تراویح اور نماز تہجد الگ الگ نمازیں ہیں۔ تراویح کو قیام رمضان اور تہجد کو قیام الیل کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں صرف تین رات تراویح کو باجماعت مدینہ منورہ میں ادا فرمایا پھر اس خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے تراویح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے۔ لیکن تہجد کی فرضیت اس سے پہلے ہی مکہ مکرمہ میں منسوخ ہو چکی تھی۔

تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

تراویح میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَهَانَا أُمِّيُّوُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ نَوُكِّرَ النَّاسَ فِي الْمَصْحَفِ.

کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: 747

ترجمہ: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم امام بن کر قرآن پاک دیکھ کر پڑھائیں۔

نابالغ کی امامت:

نابالغ بچے کے پیچھے تراویح ادا کرنا جائز نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَهَانَا أُمِّيُّوُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ نَوُكِّرَ النَّاسَ فِي الْمَصْحَفِ، وَنَهَانَا أَنْ يَوْمَنَا إِلَّا الْمَحْتَلِمُ

کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: 747

ترجمہ: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم امام بن کر قرآن پاک دیکھ کر پڑھائیں اور ہمیں یہ حکم دیا کہ بالغ ہی امامت کروائیں۔

تراویح کی اجرت، امام صاحب کو ہدیہ:

تراویح کی اجرت طے کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی حافظ صاحب اللہ کی رضا کے لیے پڑھائیں، رقم لینا طے نہ کریں اور بعد میں مقتدی حافظ صاحب کی خدمت کر دیں اور ہدایا وغیرہ دیں تو اس طرح لینے کی گنجائش ہے بلکہ اس موقع پر ہدیہ دینے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

تسبیح تراویح:

ہر چار رکعت تراویح کے بعد نمازی کو اختیار ہے چاہے تو تسبیح کرے، چاہے حمد و ثناء کرے اور اگر چاہے تو سکوت اختیار کرے اور اگلی رکعات کا انتظار کرے۔ اس دوران کوئی بھی تسبیح پڑھی جاسکتی ہے۔ آج کل جو تسبیح کی جاتی ہے وہ بھی پڑھی جاسکتی ہے بشرطیکہ صرف اسی کو ضروری نہ سمجھا جائے۔

ہر قسم کے مرض سے شفاء حاصل کرنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهَبِ الْبَاسَ وَاَشْفِ اَنْتَ الشَّافِى لَا شِفَاءَ
اِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

بخاری: 5742

اے اللہ! اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر دیجیے، اس کو شفا دیجیے، آپ ہی شفا دینے والے ہیں، اور شفا آپ ہی کی ہے؛ ایسی شفا دیجیے جو بیماری کو نہ چھوڑے۔

سورۃ الاخلاص:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
اَحَدٌ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سبق نمبر 12

صلوۃ التسبیح:

صلوۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ ہر رکعت میں 75 بار یہ تسبیح "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" پڑھی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا عَبَّاسُ! أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنُحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبِكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاةَ وَغَمَّاهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً.

سنن ابی داؤد: 1297

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نئے پرانے،

بھول کر اور جان بوجھ کر، چھوٹے بڑے، چھپ کر کیے ہوئے یا ظاہر اُکیے ہوئے؛ سب گناہ معاف فرمادیں۔ وہ دس خصلتیں [باتیں] یہ ہیں:

آپ چار رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قراءۃ سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" پندرہ بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کے لیے جھک جائیں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ ہر رکعت میں یہ کل پچھتر بار ہو گئے۔ آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

مسائل:

- ❖ ایک رکن میں تسبیح بھول جائیں تو دوسرے رکن یعنی قیام، رکوع یا سجدہ میں پڑھیں، قومہ یا جلسہ میں نہ پڑھیں۔
- ❖ تسبیحات کو شمار کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے ایک بار تسبیح پڑھ کر انگلی کو تھوڑا سا دبا دیں۔ انگلیوں پر تسبیحات کو شمار کرنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔
- ❖ جن اوقات میں نوافل پڑھے جاسکتے ہیں انہی میں صلوٰۃ التسبیح پڑھنی چاہیے۔
- ❖ صلوٰۃ التسبیح کو دیگر نفل نمازوں کی طرح اکیلے اکیلے پڑھنا چاہیے، باجماعت

نہیں۔

وتر واجب ہیں:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ
 مِنَّا الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

سنن ابی داود: 1419

ترجمہ: میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: نماز وتر حق ہے جس نے وتر نہ
 پڑھے وہ ہم سے نہیں۔ یہ ارشاد تین بار فرمایا۔

وتر تین رکعات ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع روایت ہے:
 ثُمَّ أَوْتِرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ فِيهِنَّ

مسند امام احمد: 25223

آپ علیہ السلام نے تین رکعت وتر پڑھے ان میں سلام سے فصل نہیں کیا یعنی دوسری
 رکعت پر سلام نہیں پھیرا۔

دعائے قنوت:

کتاب احادیث میں دعائے قنوت کے مختلف الفاظ مروی ہیں:

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: عَلَّمَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنْ نَقْرَأَ فِي الْقُنُوتِ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا
 نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْحَمْدَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُخْلِجُ وَنُخْلِجُكَ مِنْ
 يَفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْأَلُ وَنُخْفِدُ، نَرْجُو

رَحْمَتِكَ وَتُخَشَى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدِّ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

مصنف ابن ابی شیبہ: 6965

عَنِ الْحَسَنِ يَقُولُ الْقُنُوتُ فِي الْوُتْرِ وَالصُّبْحِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنُخْلَعُ وَنَتَزَكَّى مِنْ يَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنُحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنُخْشٰى
عَذَابَكَ اَلْجِدِّ اِنَّ عَذَابَكَ اَلْجِدِّ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

مصنف عبد الرزاق: 4982

ان سب کا حاصل اور قدر مشترک یہ الفاظ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ
الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُخْلَعُ وَنَتَزَكَّى مِنْ يَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنُحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنُخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ
بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ان کے علاوہ دیگر الفاظ بھی احادیث میں منقول ہیں، وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دعائے قنوت رکوع سے پہلے:

وتریں قنوت کا عمل تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے اور سال بھر کا معمول

ہے۔ حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رُكْعَاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي
الْأُولَى بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُلُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ
يَقُلُ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔

سنن نسائی: 1699

ترجمہ: آپ علیہ السلام تین رکعت وتر پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل هو اللہ احد پڑھتے تھے، اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

ہر مریض پر پڑھنے کے لیے مسنون دم:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ
حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

مسلم: 5829

اللہ کے نام سے ہر اس چیز کے شر سے جو آپ کو تکلیف دینے والی ہو اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا دے گا، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

سورة الفلق:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔ اور ان [جادوگریوں] کے شر سے جو {گنڈے کی} گرہوں میں پھونک مارتی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سبق نمبر 13

تلاوتِ قرآن:

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص نسبت ہے۔ اسی مبارک مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں حضرت جبریل امین سے قرآن کریم کا دور [سننا اور سنانا] فرمایا کرتے تھے۔

ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

إِقْرُؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ۔

قرآن مجید پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔

مسلم: 1910

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ مقدار میں تھوڑا ہی کیوں ناہو۔ آپ کی سہولت کے لیے تلاوت کلام پاک کے حوالے سے ایک نقشہ پیش کیا جا رہا ہے:

وقت	مقدار	30 دنوں میں
30 منٹ - آدھ گھنٹہ روزانہ	ایک پارہ	ایک ختم قرآن
60 منٹ - ایک گھنٹہ روزانہ	دو پارے	دو ختم قرآن
90 منٹ - ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ	تین پارے	تین ختم قرآن
120 منٹ - دو گھنٹے روزانہ	چار پارے	چار ختم اور آٹھ سپارے
150 منٹ - اڑھائی گھنٹے روزانہ	پانچ پارے	چھ ختم قرآن

🇵🇰 اگر مستقل مزاجی سے تلاوت کی جائے تو اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔

صدقہ کی اقسام:

صدقہ کے بے شمار فضائل ہیں، صدقہ؛ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، بری موت کو مٹاتا ہے، رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔ صدقات کی تین اقسام ہیں: فرض، واجب اور نفل۔ فرض صدقہ سے مراد زکوٰۃ ہے۔ صدقات واجبہ وہ صدقات ہوتے ہیں جن کو تو شریعت نے مقرر کیا ہو یا کوئی بندہ خود پر لازم کر لے مثلاً زبان سے منت مانگ لے۔ نفلی صدقہ وہ ہوتا ہے جو بندہ ویسے ہی دے دیتا ہے، شریعت کی طرف سے مقرر کردہ صدقہ نہیں ہوتا اور نہ ہی بندہ اسے اپنے اوپر لازم کرتا ہے۔

نفلی صدقہ کا حکم یہ ہے کہ اسے کوئی بھی کھا سکتا ہے۔ نفلی صدقہ کسی کو بھی دیا جاسکتا ہے۔ اس میں امیر اور غریب کا فرق نہیں، اگرچہ فضیلت اسی میں ہے کہ غریبوں کو دیا جائے۔ اور صدقہ واجبہ صرف ان لوگوں کو دیا جاسکتا ہے جن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ اس کی تفصیل اوپر زکوٰۃ والے سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں۔

صدقۃ الفطر:

صدقہ فطر؛ واجب صدقات میں سے ہے۔

صدقۃ الفطر کا نصاب:

جس مرد یا عورت کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا نقدی یا تجارت کا سامان یا ضرورت سے زائد سامان میں سے کوئی ایک چیز یا ان پانچوں چیزوں کا یا بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے مرد و عورت پر صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب ہے۔

یاد رہے کہ وہ اشیاء جو ضرورت و حاجت کی نہ ہوں بلکہ محض نمود و نمائش کی

ہوں یا گھروں میں رکھی ہوئی ہوں اور سارا سال استعمال میں نہ آتی ہوں تو وہ بھی نصاب میں شامل ہوں گی۔

ادائیگی کا وقت:

صدقہ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے ہے، البتہ رمضان کے آخر میں کسی بھی وقت ادا کیا جاسکتا ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ رمضان میں ہی ادا کر دیا جائے تاکہ فقراء اور مساکین اپنی حاجات پوری کر سکیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا تُخْرِجَ حَتَّى تَطْعَمَ.

مصنف ابن ابی شیبہ: 5630

سنت یہ ہے کہ آپ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کریں اور یہ بھی سنت ہے کہ عید کی نماز میں جانے سے پہلے کچھ کھالیں۔

صدقہ فطر کی مقدار:

احادیث میں صدقہ فطر وزن کے اعتبار سے چار قسم کی چیزوں سے ادا کرنے

کا ذکر ملتا ہے۔

❖ کشمش

❖ چھوہارے / کھجور

❖ جو

❖ گندم

بہتر فطرانہ یہ ہے کہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق ادا کیا جائے۔ کشمش، کھجور،

جو اور آخر میں گندم۔ جتنی اللہ کریم نے استطاعت دی ہو اسی کے مطابق فطرانہ ادا کیا

جائے۔ صرف گندم کو معیار سمجھنا غلط ہے۔

صدقہ فطر کھجور، کشمش یا جو کی صورت میں دیا جائے تو ایک صاع کی مقدار دینا چاہیے اور گندم کی صورت میں دیں تو نصف صاع دیا جائے گا۔ ایک صاع کی مقدار ساڑھے تین کلو اور نصف صاع کی مقدار پونے دو کلو ہے۔

صدقہ فطر کے متفرق مسائل:

- اگر عورت صاحبِ نصاب ہو تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، مگر عورت پر کسی اور کی طرف سے فطرانہ نکالنا ضروری نہیں ہے، نہ بچوں کی طرف سے، نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے۔
- مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری ہے، اس طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔ والدین، بالغ اولاد اور بیوی کی طرف سے دینا واجب نہیں۔
- اسی طرح بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے بھی ادا کرنا واجب نہیں اگرچہ وہ اس کے عیال داری میں کیوں نہ رہتے ہوں۔
- البتہ اگر بالغ لڑکا یا لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کے والد صدقہ فطر ادا کریں گے۔
- اگر گندم کے علاوہ کوئی اور غلہ باجرہ چاول وغیرہ دیا جائے تو اس میں گندم کی قیمت کا اعتبار ہو گا یعنی جس قدر پونے دو کلو گندم کی قیمت ہوا اتنی رقم کا غلہ دیا جائے گا۔
- جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے۔
- بیرون ممالک میں رہنے والے کسی اور ملک میں فطرانے کی رقم بھیجیں تو جس ملک بھیجنے والا میں رہ رہا ہے، اس ملک کے فطرانے کی رقم کا اعتبار ہو گا۔

- اگر کوئی عید کی نماز تک صدقہ فطر ادا نہ کر سکے تو گناہگار ہوگا، استغفار کرے اور بعد میں ادا کر دے۔

نکاح کی مبارک باد:

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

سنن الترمذی: 1114

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ نکاح مبارک فرمائے، تم پر برکتیں نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

سورۃ الناس:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْغِيَةِ وَ
النَّاسِ ﴿٦﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ کہہ دیجیے کہ میں پناہ لیتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی۔ سب لوگوں کے بادشاہ کی۔ سب لوگوں کے معبود کی۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو پیچھے کو چھپ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو۔

سبق نمبر 14

سجدہ تلاوت:

قرآن مجید میں 14 سجدے ہیں۔ اگر کسی نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

شرائط:

سجدہ تلاوت کے لیے وہی شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں، بدن کا پاک ہونا، جگہ کا پاک ہونا، کپڑوں کا پاک ہونا، قبلہ رخ ہونا، ستر کا چھپانا۔
 سجدہ تلاوت کی نیت دل میں ہو، زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

سجدہ تلاوت کا صحیح طریقہ:

- اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر اٹھ جائیں، سجدہ ادا ہو گیا۔
- کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جانا افضل ہے اگر تشہد کی حالت میں بیٹھ کر کریں تو بھی ادا ہو جائے گا۔
- ریکارڈ شدہ آیت سجدہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔
- ایک سے زائد سجدہ تلاوت اکٹھے ادا کیے جاسکتے ہیں۔
- اگر تلاوت قرآن براہ راست یعنی LIVE ہو رہی ہو تو سننے والوں پر سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے۔
- باجماعت نمازوں میں سجدہ تلاوت کے لیے بہترین صورت یہ ہے کہ آیت

سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کر لیا جائے، اس سے لوگوں میں تشویش نہیں ہوتی۔

اعتکاف کی تعریف:

اعتکاف کا لفظی معنی ہے: ”ٹھہرنا اور رکنا“۔ اعتکاف کرنے والا کچھ مدت کے لیے ایک خاص جگہ میں یعنی مرد مسجد میں اور عورت گھر کے خاص حصہ میں جس کو اس نے منتخب کیا ہوتا ہے ٹھہرا اور رکا رہتا ہے، اس لیے اسے ”اعتکاف“ کہتے ہیں۔

فضائل اعتکاف:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث شریف میں ہے:

وَمَنْ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَازِقٍ كُلُّ خَنَازِقٍ أَبْعَدُ مِائَتِينَ الْخَافِقِينَ

المعجم الاوسط للطبرانی: 7326

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیں گے، ایک خندق کی مسافت آسمان وزمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔

ایام اور وقت:

رمضان کے سنت اعتکاف کا وقت بیسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروبِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک رہتا ہے۔ معتکف کو چاہیے کہ وہ بیسویں دن غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف والی جگہ پہنچ جائے اور اعتکاف کی نیت بھی کر لے۔ نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں، دل میں نیت ہونی چاہیے کہ میں سنت اعتکاف کے لیے مسجد میں آیا ہوں۔

اس لیے ضروری ہے کہ بیسویں روزے کی افطاری مسجد کے اندر کریں تاکہ سنت اعتکاف کو پاسکیں۔ اگر افطاری کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو مسنون اعتکاف نہیں ہوگا، بلکہ نفلی اعتکاف شمار ہوگا۔

اگر نفلی اعتکاف کرنا ہے تو اس کے لیے کوئی خاص وقت شرط نہیں ہے۔ پانچ دن، چار دن، تین دن، ایک دن جتنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

اعتکافِ سنت:

اعتکافِ سنت وہ ہے جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیا جاتا ہے۔

مسائل اعتکافِ سنت:

1: رمضان کے سنت اعتکاف کا وقت بیسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروبِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک رہتا ہے۔ معتکف کو چاہیے کہ وہ بیسویں دن غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف والی جگہ پہنچ جائے۔

2: یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی بڑے شہروں کے محلے کی کسی ایک مسجد میں اور گاؤں دیہات کی پوری بستی کی کسی ایک مسجد میں کوئی ایک آدمی بھی اعتکاف کرے گا تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے۔

3: جس محلے یا بستی میں اعتکاف کیا گیا ہے، اس محلے اور بستی والوں کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگرچہ اعتکاف کرنے والا دوسرے محلے کا ہو۔

4: آخری عشرے کے چند دن کا اعتکاف، اعتکافِ نفل ہے، سنت نہیں۔

5: عورتوں کو مسجد کے بجائے اپنے گھر میں اعتکاف کرنا چاہیے۔

6: سنت اعتکاف کی دل میں اتنی نیت کافی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے

رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔

- 7: کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف میں بٹھانا جائز نہیں۔
- 8: مسجد میں ایک سے زائد لوگ اعتکاف کریں تو سب کو ثواب ملتا ہے۔
- 9: مسنون اعتکاف کی نیت بیس تاریخ کے غروب شمس سے پہلے کر لینی چاہیے، اگر کوئی شخص وقت پر مسجد میں داخل ہو گیا لیکن اس نے اعتکاف کی نیت نہیں کی اور سورج غروب ہو گیا تو پھر نیت کرنے سے اعتکاف سنت نہیں ہو گا۔
- 11: اگر کسی شخص نے پہلے دو عشروں میں روزے نہ رکھے ہوں یا تراویح نہ پڑھی ہو تو وہ بھی اعتکاف کر سکتا ہے۔
- 12: جس شخص کے بدن سے بدبو آتی ہو یا ایسا مرض ہو جس کی وجہ سے لوگ تنگ ہوتے ہوں تو ایسا شخص اعتکاف میں نہ بیٹھے البتہ اگر بدبو تھوڑی ہو جو خوشبو وغیرہ سے دور ہو جائے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو، تو جائز ہے۔
- 10: اعتکاف مسنون کے صحیح ہونے کے لیے مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں:
 - مسلمان ہونا۔
 - عاقل ہونا۔
 - اعتکاف کی نیت کرنا۔
 - مرد کا مسجد میں اعتکاف کرنا۔
 - مرد اور عورت کا جنابت یعنی غسل واجب ہونے والی حالت سے پاک ہونا۔
 - عورت کا حیض و نفاس کی حالت میں نہ ہونا۔
 - روزے سے ہونا۔ اگر اعتکاف کے دوران کوئی ایک روزہ نہ رکھ سکے یا کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو مسنون اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

خوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھیں:
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

ابن ماجہ: 3935

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت (وعطا) کی وجہ سے تمام اچھے کام
 سرانجام پاتے ہیں۔

ناخوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھیں:
 الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

ابن ماجہ: 3935

تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

سبق نمبر 15

طاق راتیں / لیلة القدر:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتیں بڑی فضیلت والی راتیں ہیں۔ ان میں خوب عبادت کرنی چاہئیں۔ لیلة القدر بھی انہی طاق راتوں میں آتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بخاری: 35

جس شخص نے ایمان کی حالت میں خلوص نیت سے لیلة القدر میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ لیکن اس فضیلت کے حصول کے لیے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شرطیں ذکر کی ہیں:

1: عبادت کرنے والا مومن ہو یعنی عقیدہ صحیح ہو، اگر عقیدہ ہی غلط ہو تو ایک لیلة القدر نہیں ہزار لیلة القدر بھی عبادت کرتا رہے تو وہ محروم ہی رہے گا۔ کیونکہ عقیدہ اصل اور بنیاد ہے۔ اگر بنیاد ہی درست نہ ہو تو عبادت والی عمارت کیسے کھڑی ہوگی؟ عقائد اسلام کی بنیاد ہیں اگر ایک عقیدہ بھی غلط ہو گیا تو گمراہی مقدر بنے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس رات کی برکت حاصل کرنے کے لیے عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کو اپنائیں اور لوگوں میں بھی ان عقائد کی محنت کریں۔

2: عبادت کرنے والے کی نیت درست ہو، اگر نیت میں ریا، دکھلاوا آگیا تو رات بھر جاگنا اور عبادت کرنا کسی کام کا نہیں۔

اس حدیث میں اور اس طرح کی دیگر احادیث میں جو عبادات پر گناہوں کی

معافی کا تذکرہ ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ کبیرہ گناہ کی معافی کے لیے توبہ اور حقوق العباد والے گناہوں کی معافی کے لیے ان حقوق کی ادائیگی یا پھر صاحب حق سے معافی ضروری ہے صرف عبادت سے وہ معاف نہیں ہوتے۔

لیلۃ القدر کون سی رات ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَيْثِرِ مِنَ الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

بخاری ج: 2017

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (یعنی، 21، 23، 25، 27 اور 29 کی راتوں میں)۔

لیلۃ القدر کی مخصوص دعا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگنا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔

سنن ابن ماجہ: 3982

ترجمہ: اے پروردگار آپ بہت معاف فرمانے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند بھی فرماتے ہیں مولائے کریم مجھے معاف فرمادیں۔

لیلۃ القدر میں ان کاموں سے بچیں:

مساجد پر چرغاں کرنا۔

اہتمام کے ساتھ اعلانات کر کے مساجد میں باجماعت صلوٰۃ التسلیم ادا کرنا۔

اعتکاف کی حالت میں جائز کام:

1. کھانا پینا، بشرطیکہ مسجد کو گند نہ کیا جائے۔
2. سونا۔
3. ضرورت کی بات کرنا۔
4. اپنا یا دوسرے کا نکاح یا کوئی اور عقد کرنا۔
5. کپڑے بدلنا۔
6. خوشبو لگانا۔
7. تیل لگانا۔
8. کنگھی کرنا بشرطیکہ مسجد کی چٹائی اور قالین وغیرہ خراب نہ ہوں۔
9. مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا، نسخہ لکھنا یا دوا بتا دینا۔ لیکن یہ کام بغیر اجرت کے کرے تو جائز ہیں ورنہ مکروہ ہیں۔
10. برتن وغیرہ دھونا۔
11. عورت کا اعتکاف کی حالت میں بچے کو دودھ پلانا۔
12. معتکف کا اپنی نشست گاہ کے ارد گرد چادریں لگانا۔
13. معتکف کا مسجد میں اپنی جگہ بدلنا۔
14. بقدر ضرورت سامان مثلاً بستر، صابن، برتن وغیرہ مسجد میں رکھنا۔

اعتکاف کے ممنوعات و مکروہات:

1. بلا ضرورت باتیں کرنا۔
2. اعتکاف کی حالت میں فحش یا بے کار اور جھوٹے قصے کہانیوں یا اسلام کے خلاف مضامین پر مشتمل لٹرچر تصویر دار اخبارات و رسائل یا اخبارات کی خبریں مسجد

میں لانا، رکھنا، پڑھنا، سننا۔

3. ضرورت سے زیادہ سامان مسجد میں لا کر بکھیر دینا۔
4. مسجد کی بجلی، گیس اور پانی وغیرہ کا بے جا استعمال کرنا۔
5. مسجد میں سگریٹ اور حقہ پینا۔

حاجاتِ طبعیہ:

پیشاب، پاخانہ اور استنجا کی ضرورت کے لیے معتكف کو باہر نکلنا جائز ہے، جن کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

1. پیشاب، پاخانہ کے لیے قریب ترین جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔
2. اگر مسجد سے متصل بیت الخلاء بنا ہوا ہے تو وہیں ضرورت پوری کرنی چاہیے اور اگر ایسا نہیں ہے تو دور جاسکتے ہیں، خواہ کچھ دور ہی جانا پڑے۔
3. اگر بیت الخلاء مشغول ہو تو انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ بھی وہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔
4. قضائے حاجت کے لیے جاتے وقت یا واپسی پر کسی سے مختصر بات چیت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس کے لیے ٹھہرنا نہ پڑے۔

خواتین کا اعتكاف:

خواتین کے لیے اپنے گھر میں اعتكاف کرنا سنت ہے مسجد میں اعتكاف نہیں کرنا چاہیے۔ خواتین کو چاہیے کہ اپنے گھر میں ایک جگہ مقرر کر لیں۔ اگر کوئی خاص جگہ ہو جہاں پر نماز پڑھتی ہوں تو زیادہ مناسب ہے ورنہ گھر میں کوئی بھی جگہ مقرر کر لیں، جو جتنی زیادہ اندر کی طرف ہو اتنی ہی بہتر ہے۔ اس مقررہ جگہ پر اعتكاف کریں۔ اعتكاف شروع کرنے کے بعد اپنی جگہ کو نہ بدلیں۔ اگر ضروری ہو تو اپنی جگہ

کے ارد گرد کوئی چادر لگالیں تاکہ گھر اور گھر والوں پر نظر نہ پڑے اور دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اپنی عبادات میں مصروف رہیں۔

اعتکاف کی حالت میں خواتین کے لیے اپنی اعتکاف گاہ سے نکل کر گھر کا کام کاج کرنا درست نہیں۔ اگر گھر میں کوئی اور خواتین ہوں یا مرد گھر کا کام کر سکتے ہوں تو اعتکاف کریں، ورنہ دس دن کا سنت اعتکاف کرنے کے بجائے جتنا وقت ملے ایک دن رات کا، دو دن کا 3 دن کا جتنی سہولت ہو اتنا اعتکاف کر لیں۔

اعتکاف کی حالت میں ضرورت کے تحت بات کر لینا جائز ہے اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔

دودھ پینے کے بعد کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

سنن ابی داؤد: 3732

اے اللہ! ہمارے لیے اس (دودھ) میں برکت عطا فرما اور اس (برکت) کو

زیادہ فرما۔

سبق نمبر 16

قضائے عمری:

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر نماز کو مقررہ اوقات میں فرض کیا ہے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نماز رہ جائے تو اس کی قضا ضروری ہے۔ جتنی بھی نمازیں رہ گئی ہوں، ان کی قضا ضروری ہے۔ اگر زیادہ نمازیں باقی ہوں تو ان کا حساب لگا کر لکھ لیا جائے اور تھوڑی تھوڑی کر کے ان کی قضا پڑھنے کی ترتیب بنائی جائے۔ توبہ سے یہ چھوٹی ہوئی نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔

کچھ لوگوں نے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے ایک نئی نماز ایجاد کی ہے کہ صرف چار رکعتوں کو مخصوص طریقے سے ادا کر لینے سے ساری عمر کی نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ یہ بالکل غلط بات ہے، اس سے ہرگز قضائے عمری ادا نہیں ہوتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَاهَا عَنْهَا فَكَفَّارُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

مسلم: 1600

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آجائے تو نماز پڑھ لے۔

یاد رکھیں قضا شدہ نمازوں میں سے صرف فرض نمازوں اور وتروں کو ادا کیا جائے سنتوں اور نوافل کی قضا نہیں کی جائے گی۔

اعتکاف کی حالت میں غسل واجب ہونا:

اگر کسی معتکف پر غسل واجب ہو جائے تو غسل کرنے کی ضرورت کے لیے معتکف کو باہر نکلنا جائز ہے اس سے متعلق مسائل درج ذیل ہیں:

- 1: معتکف کو دن یارات میں احتلام ہو جائے تو اعتکاف پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
- 2: اگر مسجد کا کوئی غسل خانہ موجود ہے تو اس میں غسل کرنا چاہیے لیکن اگر مسجد کا غسل خانہ نہیں ہے یا اس میں غسل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہیں مثلاً مسجد میں پانی کے گرنے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں باہر جانا جائز ہے۔
- 3: سردیوں میں احتلام ہو جائے، مسجد میں گرم پانی کا انتظام نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو معتکف فوراً تیمم کرے، مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کرے تاکہ پانی گرم ہو جائے۔ اگر قرب وجوار میں کوئی گرم حمام ہو تو وہاں جاسکتا ہے ہو سکے تو وہاں بھی پہلے اطلاع کر دے اور فوراً غسل کر کے آجائے۔
- 5: خواتین کو اگر اعتکاف کے دوران مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

صفائی یا ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا:

معتکف کے لیے محض صفائی یا ٹھنڈک حاصل کرنے کی غرض سے غسل کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں اور اسی طرح قضائے حاجت کے بعد غسل کے لیے ٹھہرنا بھی درست نہیں۔ اگر دوران اعتکاف ٹھنڈک یا صفائی کے لیے نہانا ہو تو یہ ہو سکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہو تو پیشاب سے فارغ ہو کر غسل خانے میں دوچار لوٹے بدن پر ڈال لے۔ جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجائے۔ غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، طبعی ضرورت کے

لیے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں۔

✚ خواتین گھر میں اعتکاف کر رہی ہوں تو ان کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

وضو کرنے کے لیے:

وضو کی ضرورت کے لیے معتکف باہر نکل سکتا ہے چند مسائل یہ ہیں:

1: اگر مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ معتکف تو مسجد میں رہے اور وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے تو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں اور اگر ایسی جگہ موجود نہیں ہے تب وضو کے لیے کسی قریبی جگہ جانا جائز ہے۔

2: نماز فرض، سنت، نفل، سجدہ تلاوت اور قرآن کریم کو چھونے کے لیے وضو کی غرض سے باہر جاسکتا ہے کیونکہ ان سب چیزوں کے لیے وضو ضروری ہے البتہ صرف تسبیح، ذکر، درود شریف وغیرہ پڑھنے کی غرض سے وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں کیونکہ ان چیزوں کے لیے وضو ضروری نہیں۔

3: اگر پہلے سے وضو ہے تو تازہ وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

4: خواتین، اپنی اعتکاف گاہ سے قریب ترین بیت الخلا میں اپنی ضروریات پوری کریں اور قریب ترین جگہ پر وضو کریں۔

کھانے پینے کی ضروری اشیاء باہر سے لانے کے لیے:

- 1: کھانا پانی لانے کے لیے کوئی میسر نہ ہو تو اس غرض سے باہر جانا جائز ہے۔
- 2: ایسے وقت میں کھانا لینے کے لیے جائے جب اسے کھانا تیار مل جائے لیکن اگر گھر میں جا کر اسے معلوم ہو کہ کھانے میں کچھ دیر ہے تو مختصر انتظار کر سکتا ہے۔
- 3: اگر کھانا لانے کی ذمہ داری کسی کی لگادی گئی ہے، لیکن اتفاق سے وہ نہیں آیا

تب بھی کھانا لانے کے لیے باہر جاسکتا ہے۔

جمعہ کی نماز کے لیے:

1: بہتر ہے کہ ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جائے جس میں نماز جمعہ ہوتی ہو، لیکن اگر کسی مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا تو دوسری مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لیے جاسکتا ہے۔ البتہ اس غرض کے لیے ایسے وقت میں نکلے جب اسے اندازہ ہو کہ جمعہ کی جگہ پہنچ کر چار رکعت سنت ادا کرنے کے فوراً بعد عربی خطبہ شروع ہو جائے گا۔

2: کسی مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لیے گیا تو فرض پڑھنے کے بعد سنتیں بھی وہیں پڑھ سکتا ہے لیکن اس کے بعد ٹھہرنا جائز نہیں، تاہم اگر ضرورت سے زیادہ ٹھہرا تو چونکہ مسجد ہی میں ٹھہرا ہے اس لیے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

3: جمعہ کی نماز کے یہ احکام صرف مردوں کے لیے ہیں، عورتوں کے لیے نہیں کیونکہ عورتوں پر جمعہ واجب ہی نہیں۔ لہذا ان کو جمعہ کے لیے جانے کی نہ ضرورت ہے اور نہ ان کے لیے جائز ہے۔

اذان دینے کے لیے:

1: اگر کوئی مؤذن اعتکاف میں بیٹھے اور اسے اذان دینے کے لیے مسجد سے باہر جانا پڑے تو جاسکتا ہے، البتہ اذان کے بعد باہر نہ ٹھہرے۔

2: اگر اذان کی جگہ تک جانے کے لیے دو راستے ہوں ایک مسجد کی حد کے اندر سے اور دوسرا باہر سے تو اندر والے راستے سے جانا چاہیے۔

مزید چند مسائل:

اگر شرعی ضرورت کی وجہ سے باہر گیا اور واپس آتے ہوئے کوئی بیمار مل گیا اس کی چلتے چلتے بیمار پر سی کر لی یا چلتے چلتے سلام کر لیا یا نماز جنازہ بالکل تیار تھی اس میں

شامل ہو گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

موبائل، اخبارات کا استعمال:

موبائل پر ایمر جنسی میں ضروری بات کر سکتے ہیں، بے فائدہ اور فضول گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ معتکف منقطع الی اللہ ہوتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے آپ کو نماز، ذکر، تلاوت وغیرہ میں مشغول رکھے۔ ویسے بھی مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس میں فضول گفتگو اس کے تقدس کے منافی ہے۔

اسی طرح اخبارات اور انٹرنیٹ سے پرہیز بھی لازمی ہے۔

جزیئر چلانے کے لیے مسجد سے نکلنا:

جزیئر چلانے کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ اگر کوئی اور آدمی جزیئر چلانے والا نہ ہو تب بھی مسجد سے باہر نکل کر جزیئر چلانا جائز نہیں۔

اعتکاف کورس کتاب:

- اعتکاف کے دس دنوں کو قیمتی بنانے کے لیے میری کتاب "اعتکاف کورس" سے استفادہ کریں۔
- یہ کتاب؛ بنیادی عقائد، مسائل اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہے۔
- ائمہ کرام اپنے مقتدیوں کو یہ کورس کروائیں۔
- انگلش زبان میں بھی دستیاب ہے۔
- ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں، واٹس ایپ سروس سے منگوائیں، یا فیس بک پیج سے لے لیں۔

➤ اردو ورژن:

<http://tiny.cc/itikaf-course-urdu>

➤ انگلش ورژن:

<http://tiny.cc/itikaf-course-eng>

• کتابی شکل میں منگوانا ہو تو مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا سے رابطہ کریں:

00923216353540

کپڑے اتارنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنۃ: 273

اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

جو شخص کپڑے اتارتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو اس کی وجہ سے جنات کی

آنکھوں اور دعا پڑھنے والے کی شرمگاہ کے درمیان حجاب و پردہ ہو جائے گا۔ اس لیے

اس دعا کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام فرمائیں۔

سبق نمبر 17

دوسروں کو افطار کروانا:

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانا بہت نیک عمل ہے۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

جامع الترمذی: باب ما جاء في فضل من فطر صائم الحديث نمبر 735
ترجمہ: جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کے لیے بھی اتنا اجر ہے جتنا روزہ رکھنے والے کے لیے اور روزہ دار کے اجر سے کمی نہیں ہوتی۔

اس مبارک عمل کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

- مہنگے ہوٹلز اور میرج ہالز میں افطار پارٹیاں نہ کروائیں، اس کے بجائے مدارس، مساجد اور سڑکوں پر اجتماعی دسترخوان لگوائیں، کسی مستند عالم کا بیان بھی کروائیں۔

- نمود و نمائش نہ کریں، اس سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔

- مخلوط اجتماعات نہ کروائے جائیں۔

- گھر میں خاندان کے لوگوں کو افطاری کروائیں تو غریب رشتہ داروں کو ترجیح دیں۔ پردے کا اہتمام کریں۔

- مدارس کے طلبہ کرام کے لیے اچھی اور معیاری افطاری کا بندوبست کریں۔

- سفید پوش لوگوں کو راشن لے کر دیں تاکہ وہ عزت اور وقار سے سحر و افطار کا انتظام کر سکیں۔

عید کیسے گزاریں:

- عید کے دن ان اعمال کا اہتمام کریں، یہ مسنون اور مستحب اعمال ہیں۔
 - صبح سویرے جلدی اٹھنا۔
 - تہجد ادا کرنا۔
 - نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کرنا۔
 - جسمانی صفائی کرنا؛ ناخن، زیر ناف بال، مونچھیں وغیرہ صاف کرنا۔
 - غسل کرنا۔
 - مسواک کرنا یہ اس مسواک کے علاوہ ہے جو وضو کے وقت کی جاتی ہے۔
 - نئے کپڑے / پاک صاف لباس پہننا، اگرچہ پرانا ہی کیوں نہ ہو۔
 - خوشبو لگانا۔ بشرطیکہ بہت تیز نہ ہو جس کی وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے۔
 - خواتین نے گھر سے باہر جانا ہو یا گھر میں کسی نا محرم نے آنا ہو تو خوشبو نہ لگائیں۔
 - صدقہ فطر / روزوں کا فدیہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا۔
 - نماز عید کے بعد بھی ان کو ادا کیا جاسکتا ہے۔
 - نماز عید کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد یا عید گاہ کی طرف جلدی جانا۔
 - پیدل جانا؛ کوئی مجبوری ہو تو سواری پر بھی جاسکتے ہیں۔
 - عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیرات کہتے ہوئے جائیں:
- اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
- عید گاہ پہنچنے تک تکبیرات پڑھنا۔
 - صحیح العقیدہ مسلمان مرد امام کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنا۔
 - کھجوریں یا چھوہارے طاق عدد میں کھانا یا پھر کوئی بھی میٹھی چیز عید گاہ جانے سے پہلے کھانا۔

- نماز عید خشوع و خضوع سے ادا کرنا۔
- خطبوں کو مکمل خاموشی اور پوری توجہ سے سننا۔
- ایک دوسرے کو مبارک باد دینا، لیکن گلے ملنا ضروری نہ سمجھا جائے۔ ہاں اگر کافی عرصہ بعد ملاقات ہوئی ہے تب مل لینے میں حرج بھی نہیں۔
- مبارک باد ان الفاظ میں دینی چاہیے: تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔
- خوشی اور بشارت کا اظہار کرنا۔
- وسعت کے مطابق غرباء، یتامیٰ، مساکین اور نادار افراد کی مالی مدد کرنا۔
- اپنی حیثیت کے مطابق اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔
- نماز عید پڑھانے والے ائمہ کرام کے لیے بہتر ہے کہ وہ جبہ یا ایسا لباس زیب تن کریں جو معززین علماء کا لباس شمار ہوتا ہو۔
- عید الفطر سے ایک دن پہلے امام مسجد مندرجہ بالا ساری باتیں کسی نماز کے بعد مقتدیوں کو یاد کرا دیں تو بہتر ہے۔

مہمان کھانا کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعا دے

اللَّهُمَّ أَطْعَمَ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

مسند احمد بن حنبل: 33890

اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا آپ اس کو کھلایئے، اور جس نے مجھے پلایا

آپ اس کو پلایئے۔

سبق نمبر 18

لیلۃ الجائزہ / چاند رات:

لیلۃ الجائزہ یعنی انعام ملنے والی رات۔ رمضان المبارک کے اختتام پر عید کے دن سے پہلے والی رات جسے عرف عام میں چاند رات بھی کہتے ہیں۔ اس رات کے بہت فضائل ہیں۔ اس رات کو فضولیات اور گناہوں میں ضائع کرنے کے بجائے اس میں عبادت کرنی چاہیے۔ اس رات کے اور اس سے اگلی صبح کے بہت فضائل ہیں۔ ان فضائل کو حاصل کرنے کے لیے خاص طور پر گناہوں سے مکمل بچنا چاہیے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلَّهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ

سنن ابن ماجہ: 1782

جس نے عیدین کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قیام کیا، اس دن اس کا قلب مردہ نہیں ہوگا جس دن قلوب مردہ ہو جائیں گے۔

عید کی تیاری:

عید کے موقع پر نئے یا سب سے اچھے کپڑے پہننا سنت ہے۔ اس لیے اگر کسی نے عید کے لیے کپڑے جوتے وغیرہ لینے ہوں تو یہ سب خریداری وغیرہ رمضان المبارک سے پہلے مکمل کر لینی چاہیے۔ رمضان المبارک کی مقدس ساعتیں عبادات کے لیے خالی رکھنی چاہئیں۔ عید کے قریب بازاروں میں رش بھی بڑھ جاتا ہے اور چیزیں مہنگی بھی ہو جاتی ہیں۔ عید کی تیاری میں فقراء، مساکین، غریب محلہ داروں اور خاص طور پر مستحق رشتہ داروں کو ہر گز نہ بھولیں۔

نماز کا طریقہ، تکبیرات:

عیدین کی نماز دو رکعت ہے جو چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قراءۃ سے پہلے تین زائد تکبیریں کہی جاتی ہیں اور دوسری رکعت میں قراءۃ کے بعد تین زائد تکبیریں کہتے ہیں، پھر رکوع کی چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے ہیں۔ پہلی رکعت میں تین زائد تکبیرات چونکہ تکبیر تحریمہ کہہ کر ثناء کے متصل بعد کہی جاتی ہیں اور دوسری رکعت میں یہ تکبیرات کہہ کر متصل رکوع کی تکبیر کہی جاتی ہے، اس لیے اس اتصال کی وجہ سے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ مل کر یہ تکبیرات چار ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر سے مل کر چار۔ گویا ہر رکعت میں چار تکبیرات شمار ہوں گی۔

ابو عبد الرحمن قاسم رحمہ اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ حِينَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَا تَنْسُوا كَتَاكِبِيَرِ الْجَنَائِزِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ۔

شرح معانی الآثار ج 2 ص 371 باب صلوة العیدین

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح چار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کر لیا۔

خواتین کا عید گاہ جانا:

ابتدائے اسلام میں عورتوں کو دین کے بنیادی احکامات مسائل اور

آداب سے روشناس کرنے کے لیے مختلف اجتماعات مثلاً فرض نماز، جمعہ، عیدین وغیرہ میں شرکت کی اجازت تھی جب یہ ضرورت پوری ہوئی اور عورتیں بنیادی مسائل و احکام سے واقف ہو گئیں تو انہیں اجتماعات سے روک دیا گیا۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَخْرُجُ نِسَاءً فِي الْعِيدَيْنِ۔

مصنف ابن ابی شیبہ: 5795

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کی خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں جانے دیتے تھے۔

بارش مانگنے کی دعا:

اللَّهُمَّ أَغْثِنَا. اللَّهُمَّ أَغْثِنَا. اللَّهُمَّ أَغْثِنَا

بخاری: 1014

اے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

بخاری: 1032

اے اللہ! نفع پہنچانے والی بارش برسا۔

بارش کے بعد کی دعا:

مُطِرًا تَابِ فَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ

بخاری: 1038

ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔

سبق نمبر 19

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

شریعت نے مختلف عبادات کے اوقات اور مہینے مقرر کر دیے ہیں، ان میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ رمضان المبارک؛ رمضان میں ہی ہو گا عید الاضحیٰ اور حج؛ ذوالحج کے مہینے میں ہی ہوں گے۔ گرمی ہو یا سردی، بہار ہو یا خزاں؛ تمام عبادات اپنے وقت پر ہی ادا کی جائیں گی۔ فجر، فجر کے وقت میں، عشاء، عشاء کے وقت میں اور ظہر، ظہر کے وقت میں ادا کی جائے گی۔ آسانی کی خاطر عشاء کو فجر کے وقت میں یا فجر کو ظہر کے وقت میں پڑھنا ہر گز جائز نہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جن مہینوں میں سخت گرمی ہوتی ہے مثلاً پاکستان میں مئی، جون، جولائی وغیرہ میں شدید گرمی ہوتی ہے اگر ان مہینوں میں رمضان کا مہینہ آ جائے تو کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ جن مہینوں میں سردی پڑتی ہے رمضان المبارک کو ان مہینوں میں منتقل کر دیا جائے اس طرح روزے سردی میں آجائیں گے تو خلق خدا کے لیے روزے رکھنا بھی آسان ہو جائے گا اور گرمی کی شدت سے گھبرا کر روزہ نہ رکھنے والے افراد بھی آسانی سے روزہ رکھ لیں گے۔

بعض لوگوں کا مذکورہ آئیڈیا شریعت اور عقل دونوں کی رو سے باطل ہے۔ قرآن کریم سورۃ التوبہ آیت نمبر 36 اور 37 میں اللہ کریم نے یہ فرمایا کہ مہینوں کی تعداد میرے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ہے ان میں سے چار [ذیقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب] حرمت و احترام والے ہیں۔ مشرکین کی ایک بری عادت یہ تھی کہ ان حرمت والے مہینوں میں رد و بدل کر دیتے۔ بارہ مہینوں کی گنتی تو پوری کرتے لیکن مہینوں کی ترتیب اپنی مرضی سے رکھتے۔ کبھی ذیقعدہ کے بعد شوال کو لے آتے اور کبھی محرم

کے بعد ربیع الاول کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مہینوں کا مقصد صرف عدد اور گنتی پوری کرنا نہیں بلکہ ہر مہینے میں اس سے متعلقہ احکامات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مہینوں کو آگے پیچھے کرنے اور اپنی جگہ سے ہٹا دینے سے ان کفار کی گمراہی اور بڑھتی ہے۔ یعنی صرف گنتی پوری کر لینا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہیں ہے بلکہ جس مہینے میں جو حکم دیا گیا ہے اسی مہینے میں اس پر عمل کرنا لازمی اور فرض ہے۔

اگر ان لوگوں کے راستے پر چلا جائے تو یقیناً اسلامی مہینوں میں رد و بدل کرنا پڑے گا جو کہ قرآن کریم کی رو سے کفر ہے بلکہ کفر میں مزید اضافے کا ذریعہ ہے۔

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحْلِلُونَهُ عَامًا وَ يُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُؤَاطُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ

التوبة: 37

ترجمہ: اور یہ نسیء (یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کر دینا) تو کفر میں ایک مزید اضافہ ہے جس کے ذریعے کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اس عمل کو ایک سال حلال کر لیتے ہیں، اور ایک سال حرام قرار دے دیتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو مہینے حرام کیے ہیں ان کی بس گنتی پوری کر لیں اور (اس طرح) جو بات اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی تھی اسے حلال سمجھ لیں۔

اسلام نے جس طرح نماز باجماعت سے اجتماعیت و یک جہتی کا درس دیا ہے اسی طرح پوری دنیا میں رمضان المبارک کے مہینے میں بھی دیگر بے شمار فوائد کے ساتھ ایک فائدہ اجتماعیت و یک جہتی کو فروغ دینا بھی ہے اگر رمضان کے مہینے کو اپنے مَن پسند ایام میں منتقل کر دیا جائے تو پھر پوری دنیا کی اجتماعیت متاثر ہوگی ہر علاقے والے سردی کے مہینوں میں رمضان کے روزے رکھیں گے تو اس طرح کسی جگہ جنوری فروری میں رمضان ہو گا تو کسی جگہ جون جولائی میں، اس طرح رمضان

المبارک کا مقدس مہینہ بازپچہ اطفال بن جائے گا۔

سخاوت:

قرآن اور رمضان کی طرح سخاوت اور رمضان کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہم اپنے کریم رب سے اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے جہنم سے معافی اور جنت کے حصول کے طلبگار ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سخاوت کیسی تھی اور رمضان المبارک میں اس میں کیا تبدیلی آتی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ملاحظہ فرمائیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ، وَكَانَ جَبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

صحیح البخاری: 6

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات کو ملا کرتے تھے اور قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا مقابلہ تیز ہوا بھی نہیں کر سکتی تھی۔

ہم بھی یہ صفت اپنے اندر پیدا کریں۔ مستحق رشتے داروں کو خوب نوازیں، غرباء، مساکین کا بہت خیال رکھیں۔ یتیموں، بیواؤں کی ضروریات پوری کریں۔

روزے داروں کو افطار کروائیں، بخل اور کنجوسی کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

سواری پر سوار ہونے کی دعا:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

الزحرف: 13، 14

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا، ورنہ یہ ہمارے بس میں تو نہیں تھا اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

دوران سفر تکبیر و تسبیح:

دوران سفر جب سواری اوپر کی طرف کو جائے یعنی اونچائی کی طرف تو اللہ اکبر پڑھیں اور نیچے کی طرف آئے تو سبحان اللہ پڑھیں۔

بخاری: 2993

دوران سفر کسی جگہ ٹھہریں تو یہ دعا پڑھیں:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

مسلم: 7053

اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے۔

سفر سے واپسی کی دعا:

أَيُّبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

مسلم: 3343

ہم سفر سے لوٹ آئے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، ہم اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں۔

سبق نمبر 20

شوال کے چھ روزے:

رمضان المبارک کے روزوں اور عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کی احادیث میں بہت فضیلت اور ترغیب آئی ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

مسلم: 2815

ترجمہ: جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ساری زندگی کے روزے رکھنے کی طرح ہے۔

چند مسائل:

- 1: اگر کسی کے ذمہ؛ رمضان کے روزے ہوں تو احتیاطاً پہلے ان روزوں کی قضا کی جائے، بعد میں شوال کے بقیہ دنوں میں ان چھ روزوں کو رکھا جائے۔
- 2: رمضان کے روزوں کی قضا اگر بعد میں بھی کر لیں تو گناہ نہیں۔
- 3: شوال کے یہ چھ روزے عید کے فوراً بعد رکھنا ضروری نہیں بلکہ عید کے دن کے بعد جب بھی چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ بس اس بات کا اہتمام کر لیا جائے کہ ان چھ روزوں کی تعداد شوال میں مکمل ہو جانی چاہیے۔
- 4: یہ چھ روزے مسلسل رکھنا ضروری نہیں، درمیان میں وقفہ بھی کر سکتے ہیں۔

رمضان المبارک کے علاوہ فضیلت والے روزے:

رمضان المبارک کے علاوہ روزے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کرتے تھے وہ درج ذیل ہیں:

- ایام بیض یعنی ہر قمری مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ کے روزے۔
- یوم عرفہ یعنی 9 ذوالحجہ کا روزہ۔
- عاشورہ یعنی دس محرم کا روزہ۔ اس کے ساتھ 9 یا 11 تاریخ کے ایک مزید روزے کا اضافہ کرنا چاہیے۔
- پیر اور جمعرات کے دن کے روزے۔
- ہمیں بھی ان روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ممنوع روزے:

ایام تشریق کے پانچ روزے ممنوع ہیں۔ یکم شوال کا روزہ اور 10 سے لے کر 13 ذوالحجہ کے چار روزے۔

سونے جاگنے کی دعائیں اور آداب

سونے سے پہلے بستر کو جھاڑیں۔ دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اُمُوْتُ وَاَحْيَا

بخاری: 7062

اے اللہ! آپ ہی کے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور آپ

ہی کے نام سے زندہ ہوتا ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں)۔

نیند سے بیدار ہو کر یہ پڑھیں:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

بخاری: 7062

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) دینے کے بعد زندگی بخشی (بیدار کیا) اور (ہمیں) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اس کے علاوہ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 34 بار اللہ اکبر پڑھیں۔
سوتے وقت یہ عمل بھی کریں:

آیۃ الکرسی، سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، سورۃ کافرون، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ تین تین بار، سورۃ البقرہ کا آخری رکوع:
﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ سے آخر سورۃ تک۔

دن رات کے اکثر اوقات میں درود شریف کثرت سے پڑھیں اور تمام
اہل اسلام کی بھلائی اور خیر مانگیں۔ جس کسی سے بھی تکلیف پہنچی ہو اس کو اللہ تعالیٰ
کی رضا کے لیے معاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کر کے اور جہنم سے پناہ
مانگ کر سو جائیں۔

یادداشت

This image shows a full page of white paper with horizontal dashed lines, typical of primary school handwriting practice paper. The lines are evenly spaced and run across the width of the page. There are no margins, text, or other markings on the paper.

[illegible]

صراط مستقیم کورس

تالیف: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

- چالیس اسباق پر مشتمل انتہائی جامع اور مختصر کورس
- آیات، احادیث، عقائد، مسائل اور مسنون دعائیں
- علمی اور فکری تربیت
- خواتین اور مرد حضرات کے لیے علیحدہ علیحدہ کتب
- سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے مختصر مدت میں بنیادی دینی معلومات سیکھنے اور عملی زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ

کتاب منگوانے کے لیے:

03216353540

مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں: